بسم اللہ الرحمن الرحیم ۞ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم ۞ وعلی عبدہ المسیح الموعود

REGD. No P. 67

"ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ"

ہفت روزہ بدر قادیان

جلد ۲۰ شمارہ ۴

ایڈیٹر:- محمد حفیظ بقاپوری
نائب ایڈیٹر:- خورشید احمد انور

شرح چندہ
سالانہ ۱۰ روپے
ششماہی ۵ روپے
ممالکِ غیر ۲۰ روپے
فی پرچہ ۲۵ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۲۶ صلح (جنوری) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق ۲۱ صلح کی موصولہ تازہ ترین اطلاع مظہر ہے کہ حضور پر نور کی طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے الحمد للہ۔

★ حضور کی حرم محترمہ حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت بھی بحمد اللہ اچھی ہے۔

قادیان ۲۶ صلح - محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ مع اہل وعیال تاحال پاکستان میں ہی تشریف فرما ہیں۔ اللہ تعالیٰ سفر و حضر میں ہر طرح سے حافظ و ناصر رہے آمین۔

قادیان ۲۶ صلح - محترم حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب فاضل امیر جماعت احمدیہ قادیان مع جملہ درویشانِ قادیان بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ الحمد للہ۔

قادیان ۲۶ صلح - آج بوقت اڑھائی بجے بعد دوپہر میونسپل کمیٹی کے احاطہ میں یوم جمہوریت کی تقریب منعقد ہوئی۔ جس کی صدارت کے فرائض شری ستنام سنگھ صاحب باجوہ سٹیٹ منسٹر پنجاب نے ادا کئے۔ (مفصل آئندہ)

۳۰ ذیقعدہ ۱۳۹۰ ہجری ۲۸ صلح ۱۳۵۰ ہش ۲۸ جنوری ۱۹۷۱ء

جماعتِ احمدیہ ماریشس کا کامیاب جلسہ سالانہ

گورنر جنرل ماریشس سر آرتھر لیونارڈ ولیمز اور دیگر سرکاری و غیر سرکاری معززین کی شرکت

جلسہ پیشوایانِ مذاہب میں مختلف مذاہب کے نمائندوں کی دلچسپ تقاریر

گورنر جنرل ماریشس کی خدمت میں قرآن کریم کی پیش کش

(رپورٹ مرسلہ مکرم قریشی محمد اسلم صاحب مبلغ انچارج احمدیہ مسلم مشن ماریشس!!)

جماعت ہائے احمدیہ ماریشس کا سالانہ جلسہ مورخہ یکم و ۲ اگست کو بخیر وخوبی منعقد ہوا۔ جس میں ماریشس کی جماعتوں اور متفرق مقامات سے احمدی بھائیوں اور بہنوں اور بچوں نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔ اور اس روحانی اور تربیتی اجتماع کی برکات سے فائدہ اٹھایا اور اپنے دلوں میں ایمان و عمل کی تازگی محسوس کرتے ہوئے واپس لوٹے۔

اس بابرکت اجتماع کی تیاری کافی پہلے شروع کر دی گئی تھی۔ اور مختلف شعبوں میں کام کی تقسیم کر کے انچارج اور والنٹیرز کا تقرر عمل میں لایا گیا تھا۔ جلسے کی پبلسٹی کے لئے علاوہ جماعتوں کے دورے اور سرکلر بھجوانے کے ریڈیو اور اخبارات میں بھی متعدد اعلانات کئے گئے۔ بالخصوص جلسہ سالانہ کے دوسرے اجلاس "جلسہ پیشوایانِ مذاہب" کی خوب اشاعت کی گئی تھی۔ اس کے لئے پوسٹر بھی شائع کر کے شہر میں چسپاں کئے گئے تھے اور دو اخبارات میں اس پر تفصیلی نوٹ بھی شائع ہوئے۔ چنانچہ اخبار Mauricien اور Advance نے نمایاں رنگ میں انہیں شائع کیا۔ کافی عرصہ قبل جناب گورنر جنرل صاحب ماریشس سر آرتھر لیونارڈ ولیمز کو بھی اس اجلاس میں شرکت کی دعوت دی گئی جو انہوں نے بڑی خوشی سے قبول فرمائی۔ جلسہ پیشوایانِ مذاہب روز ہل میونسپلٹی پبلک ہال میں منعقد ہوا باقی اجلاسوں کے لئے مرکزی مسجد احمدیہ دارالسلام کو خوب ذوق وشوق اور محنت کے ساتھ آراستہ کیا گیا۔ کئی دن وقارِ عمل کر کے دو منزلہ مسجد کو سفید پینٹ کیا۔ جھنڈیاں اور بجلی کے سینکڑوں قمقمے لگا کر مسجد کے میناروں اور صحن کو سجایا۔ رات کو ہماری مسجد پر چراغاں سارے ماحول کو بقعۂ نور بنا رہا تھا۔ اسی طرح مسجد کے اندرونی حصہ کو سجانے کے لئے ہماری لجنہ کی بہنوں نے بہت سے خوبصورت قطعات قرآنی آیات پر مشتمل تیار کئے جو دیواروں پر آویزاں کئے گئے۔

افتتاحی اجلاس

جلسہ سالانہ کے پہلے اجلاس کا آغاز یکم اگست کو ظہر و عصر کی باجماعت نمازوں کے بعد ۱½ بجے دوپہر تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ جو مکرم منانت ہولاش صاحب نے کی۔ اس کے بعد مکرم نصر اللہ جمال احمد صاحب نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی نظم "ہے رضائے ذاتِ باری اب رضائے قادیان" کے چند اشعار خوش الحانی سے پڑھ کر سنائے۔ بعدہٗ خاکسار نے اللہ تعالیٰ کا بے حساب شکر بجا لاتے ہوئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ایک تازہ خط پڑھ کے سنایا۔ جس میں حضور نے تمام احباب جماعت کو یہ ارشاد فرمایا ہے کہ "ہم سب احمدی افراد کو اس وقت تک چین سے نہیں بیٹھنا چاہیئے جب تک کہ اسلام کا پیغام ہم دنیا کے چاروں کونوں تک نہیں پہنچا لیتے"

اس موقع پر امریکہ مشن کی طرف سے آیا ہوا تہنیتی پیغام بھی خاکسار نے پڑھ کر سنایا جو مکرم و محترم چوہدری عبدالرحمٰن صاحب بنگالی انچارج مبلغ امریکہ نے بھیجا تھا اور امریکن احمدی بھائیوں کے جذباتِ اخوت و محبت کی ترجمانی کی تھی۔ اسی طرح انگلینڈ، ہالینڈ اور سیرالیون مشنوں کے انچارج مبلغین کرام کی طرف سے بھی پیغامات وصول ہوئے جو تیسرے اجلاس کے دوران محترم پریذیڈنٹ صاحب جماعت احمدیہ ماریشس برادرم شمس الحق یاد علی خان صاحب نے پڑھ کر سنائے۔

خاکسار کی تقریر کے بعد تقاریر کا باقاعدہ پروگرام شروع ہوا۔ پہلی تقریر برادرم مبارک رمضان صاحب نے "خلافت کی برکات اور حضور کا حالیہ دورہ" پر کی۔ بعدہٗ بھائی ناصر احمد صاحب نے "احمدی نوجوانوں کی ذمہ داریاں" اور مقامی مبلغ بھائی ابوبکر صاحب نے حضرت مسیح موعود کی نصائح پڑھ کر سنائیں اور لوکل زبان کریولی میں اس کا ترجمہ بھی کیا۔ اس اجلاس کی آخری تقریر "لجنہ اماء اللہ کی تنظیم کی عالمگیر خدمات" کے موضوع پر محترمہ صدر لجنہ ماریشس کی لکھی ہوئی تھی۔ جو برادرم ابوطالب کالو صاحب نے پڑھ کر سنائی۔ دورانِ تقاریر ایک نظم "کلام محمود" سے برادرم احمد محراب صاحب نے پڑھی۔ آخر میں چند ضروری اعلانات کئے گئے۔ دعا کے بعد یہ اجلاس برخاست ہوا۔ اس اجلاس میں مستورات نے بھی شرکت کی۔

دوسرا اجلاس "جلسہ پیشوایانِ مذاہب"

جلسہ سالانہ کا دوسرا اجلاس ایک پبلک میٹنگ کے طور پر ٹاؤن ہال میں شام ساڑھے پانچ بجے منعقد ہوا۔ مقامی احمدی احباب تو تمام [illegible] سے پہلے ہی تشریف لا چکے تھے۔ ہال کو [illegible] سجایا

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے راما آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹرز صدر انجمن احمدیہ قادیان

سے ترتیب دیا تھا۔ اور سٹیج پر لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ، اور میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا، کے قطعات اور مارشس کے قومی جھنڈے آویزاں تھے۔ اور مہمانوں کا استقبال کرنے اور انہیں بٹھانے کے لئے خدام اپنی ڈیوٹیوں پر مستعدی سے ایستادہ تھے۔

تراجم قرآن کریم اور کتب اسلامی کی نمائش

اس موقعہ پر ہال کے باہر برآمدے میں ایک تبلیغی نمائش بھی منعقد کی گئی جس میں قرآن کریم کے مختلف زبانوں میں تراجم اور اسلامی لٹریچر کے علاوہ دُنیا بھر میں جماعت احمدیہ کی تبلیغی مساعی پر مشتمل تصاویر کے چارٹس بھی رکھے گئے تھے۔ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر جماعت کے ماہانہ اخبار Message کا سپیشل نمبر ٹی۔ آئی احمدیہ کالج کے پہلے میگزین کے طور پر شائع کیا گیا جس کے لئے جناب وزیر اعظم مارشس اور وزیر تعلیم نے اپنے پیغامات بھجوائے تھے۔

گورنر جنرل کی آمد اور قرآن کریم کی پیشکش

موصوف عین وقت پر تشریف لے آئے۔ خاکسار اور پریذیڈنٹ صاحب جماعت مکرم شمس الحق صاحب یادعلی نے گورنر صاحب موصوف کا استقبال کیا۔ اور انہیں نمائش کی طرف لائے۔ گورنر صاحب کے ساتھ ان کے ایڈی کان (Adi camp) اور پرائیویٹ سیکرٹری بھی تھے۔ انہوں نے نمائش دیکھی اور تراجم قرآن کریم ملاحظہ کئے۔ اس موقعہ پر خاکسار نے گورنر جنرل مارشس سر آرتھر لیونارڈ ولیمز کو قرآن کریم انگریزی مع مختصر تفسیر جو حال ہی میں جماعت احمدیہ کی طرف سے پہلی مرتبہ شائع ہوا ہے دکھانے اور مختصر تعارف کرانے کے بعد بطور تحفہ پیش کیا جسے موصوف نے بڑی خوشی اور شکر کے ساتھ قبول کیا۔

کارروائی کا آغاز

اس کے بعد گورنر صاحب دیگر معززین مذہبی نمائندگان کے ساتھ جن میں سے تین ہندو اور چار عیسائی تھے۔ سٹیج پر رونق افروز ہوئے۔ مکرم و محترم احمدیہ اللہ بھنو صاحب کی زیر صدارت جلسے کی کارروائی کا آغاز ہوا۔ سب سے پہلے مکرم بھائی غفور نوبی صاحب نے قرآن کریم کی تلاوت کی۔ بعدہٗ مکرم یداللہ بھنو صاحب نے اس جلسے کی غرض و غایت اور انعقاد کی تاریخ بیان [illegible] وسے بتایا کہ مارشیو کے [illegible] مذہبی [illegible]

ہم آہنگی پیدا کرنے اخوت و محبت کے جذبات پیدا کرنے اور بالعموم عوام کے اندر مذہب سے محبت کا تعلق پیدا کرنے کے لئے ایسے جلسوں کا انعقاد بہت ضروری ہے جو آپس میں افہام و تفہیم کی فضا پیدا کرکے امنِ عالم کی بنیاد بن سکتا ہے۔ اسی عظیم مقصد کے حصول کے لئے بانیٔ سلسلہ احمدیہ نے جلسہ ہائے پیشوایانِ مذاہب کا تصور پیش فرمایا۔ اور جماعت احمدیہ کے دوسرے امام اور خلیفہ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب نے ان جلسوں کو جاری فرمایا۔ پانچ منٹ کی تعارفی تقریر کے بعد آپ نے اعلان کیا کہ اب تین بڑے بڑے عالمی مذاہب کے نمائندگان آپ کے سامنے اپنے اپنے مذہب کی تعلیمات کی روشنی میں اس سوال کا حل اور جواب پیش کریں گے کہ میرے مذہب کی تعلیمات انسان کی عملی زندگی میں کیا راہنمائی کرتی ہیں؟؟

صدر صاحب نے سب سے پہلے ہندو نمائندہ سوامی کرتانندا جی کو دعوت دی۔ انہوں نے حضرت کرشن کے حالاتِ زندگی بالخصوص پانڈوؤں اور کوروؤں کے درمیان لڑائی میں ان کے کردار پر روشنی ڈالی اور بتایا کہ کس طرح وہ ظلم کے خلاف نبرد آزما ہوئے اور کس طرح انہوں نے غرباء کے حقوق کی حفاظت کی۔ سوامی کرتانندا کے پندرہ منٹ کے مضمون کے بعد پادری راڈل صاحب کی باری آئی۔ یہ پادری صاحب کیتھولک بشپ آف پورٹ لوئس شرمااڈیو (Margest) کی طرف سے عیسائیت کے نمائندہ مقرر کئے گئے تھے۔ پادری صاحب موصوف نے صرف ایک بات پیش کی کہ ہمیں اس اصول پر عمل کرنا چاہیئے کہ اپنے ہمسائے سے اپنی ذات کی طرح محبت کرنی چاہیئے۔ آخری تقریر خاکسار کی تھی۔ خاکسار نے پندرہ منٹ کے لکھے ہوئے مضمون میں اسلامی تعلیم اور حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرتِ طیبہ کی روشنی میں موجودہ دور کے تین اہم مسئلوں، نسلی امتیاز، عائلی زندگی اور امنِ عالم کا حل پیش کیا اور مثالوں سے واضح کرکے بتایا کہ اسلام ان مسائل کا کیا شاندار حل پیش کرتا ہے۔ اپنے مضمون کی ابتداء میں خاکسار نے بیان کیا کہ زندہ خدا پر ایمان اور یقین ہی آج کی دکھی دنیا کو مشکلات سے نجات عطا کر سکتا ہے۔ خاکسار کی تقریر کے بعد صاحب صدر نے حاضرین کا شکریہ ادا کیا بعد ازاں خاکسار کی اپیل پر سب حاضرین نے کھڑے ہو کر چند لمحے اپنے اپنے طریق کے مطابق دعا کی اور پھر قومی ترانے کے ساتھ یہ تقریب اختتام پذیر ہوئی۔ اس تقریب میں بیرونجات سے آئے ہوئے

احمدی احباب کے علاوہ بہت سے ہندو عیسائی اور مسلمان دوستوں نے بھی شرکت کی۔ جن میں متعدد ممبران لیجسلیٹو اسمبلی کیپٹن Books نمائندہ۔ کمانڈر آف موبائل فورس، مسٹر Robillard چیئرمین Solidarite Fraternal امریکن پیس کور کے نمائندگان یوگا سوسائیٹی کے نمائندگان اور بشپ آف پورٹ لوئس نے بھی شرکت کی۔ کل حاضری بفضلہ پانچ سو کے قریب تھی۔

پریس میں تذکرہ

اس کانفرنس کی خبریں اور فوٹو مارشس کے تین مؤقر اخبارات میں نمایاں طور پر شائع ہوئیں۔ چنانچہ سب سے پہلے Advance اخبار نے پہلے صفحے پر گورنر جنرل کو قرآن کریم دیتے وقت کا فوٹو سب سے اوپر نمایاں طور پر شائع کیا اور کانفرنس کی خبر بھی بڑے تعریفی کلمات سے شائع کی۔ بعد ازاں اخبار مارشس ٹائمز نے آخری صفحے پر نمائش کی فوٹو کے ساتھ مفصل خبر شائع کی اور آخر میں ایک عیسائی روزانہ اخبار Mauricien نے پہلے صفحے پر گورنر جنرل کو قرآن کریم پیش کرنے والا فوٹو نمایاں کرکے اور بڑے عمدہ نوٹ کے ساتھ شائع کیا۔ الحمد للہ۔

تیسرا اجلاس

جلسہ سالانہ کا تیسرا اجلاس ساڑھے سات بجے شب مغرب اور عشاء کی نمازیں ادا کرنے کے بعد مسجد احمدیہ دار السلام روزہل میں منعقد ہوا۔ جس کی صدارت مکرم شمس الحق صاحب یادعلی پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ مارشس نے کی۔ کارروائی کا آغاز تلاوتِ قرآنِ پاک سے ہوا جو مکرم بھائی حسن رمضان صاحب آف مونتانیں بلانش نے کی۔ بعدہٗ مکرم خلیل فیجو صاحب نے نظم پڑھی۔ اس کے بعد تقاریر کا پروگرام شروع ہوا۔ پہلی تقریر مکرم احمد حسین صاحب سوکیہ نے "حقوق الزوجین" کے موضوع پر کی۔ دوسری تقریر مکرم شمس الحق صاحب یادعلی کی تھی جو "اسلام کی خوبیاں" کے عنوان پر ہوئی۔ بعدہٗ مکرم انور زیادعلی صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نظم "ہر طرف فکر کو دوڑا کے تھکایا ہم نے" پڑھ کے سُنائی۔ اس کے بعد تیسری تقریر مکرم عبد الحمید زیاد علی کی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی غرض و غایت پر ہوئی۔ اگلی تقریر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی چند پیشگوئیوں اور نشانات کے موضوع پر تھی۔ جس پر مکرم عبد الستار صاحب سوکیہ نے اچھے پیرائے

میں روشنی ڈالی۔ آخری تقریر خاکسار کی تھی۔ کہ ہم اپنی جماعت کا معیار کیسے بلند کرسکتے ہیں۔ بہترین ذریعہ جماعتی ترقی کا یہ ہے کہ خلیفۂ وقت کی ہر آواز پر لبیک کہا جائے۔ اس ضمن میں خاکسار نے Leap forward Programme پر روشنی ڈالتے ہوئے مورشیین احمدی نوجوانوں کو آگے بڑھنے کی اپیل کی اور بتایا کہ یہ ہماری خوش قسمتی ہے کہ خدا نے ہمیں مغربی افریقہ کے فریخ علاقوں میں خدمات بجالانے کے لئے منتخب کیا ہے۔ خاکسار کے خطاب کے بعد اعلانات کے وقفے میں تین بیرونی مشنوں لنڈن۔ ہالینڈ اور سیرالیون سے آئے ہوئے پیغامات پڑھ کر سنائے گئے۔ اور بعد از دُعا یہ اجلاس برخاست ہوا۔

دوستوں نے مسجد اور مشن ہاؤس میں قیام کیا۔ شام کے کھانے کے لئے روزہل کے احمدی احباب نے انفرادی رنگ میں میزبانی کے فرائض انجام دیئے۔ فجزاہم اللہ احسن الجزاء۔

چوتھا اجلاس

دوسرے روز کا آغاز نمازِ تہجد باجماعت سے ہوا۔ جس میں دوستوں نے اپنے ربّ کے حضور غلبۂ اسلام اور زیادہ سے زیادہ قربانیوں کی توفیق عطا ہونے کے لئے اپنے ربّ سے عاجزانہ دعائیں کیں۔ اس کے بعد چھ بجے نمازِ فجر ہوئی۔ اور چوتھے اجلاس کا مختصر پروگرام شروع ہوا۔ سب سے پہلے خاکسار نے قرآن کریم کا درس دیا۔ جس میں دوستوں کو بہت سے اہم مسائل و امور کی طرف توجہ دلائی۔ بعدہٗ مکرم صادق درگاہی صاحب نے حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا درس دیا۔ اور پھر ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا درس مکرم ابوبکر خان صاحب مقامی مبلغ نے دیا اور ساتھ ساتھ کریونی زبان میں اس کا ترجمہ بھی کیا۔ اعلانات کے بعد یہ اجلاس برخاست ہوا۔

آخری اجلاس

آخری اجلاس "نوجوانوں کے مسائل" پر ایک سیمینار کی شکل میں تھا۔ جس میں بعض غیر از جماعت مقررین کو بھی اظہارِ خیال کی دعوت دی گئی تھی۔ اس اجلاس کی کارروائی پونے دس بجے خاکسار کی زیرِ صدارت دار السلام ہال میں شروع ہوئی۔ تلاوتِ قرآن کریم مکرم سعید ناصر آف پائی نے کی۔ جس کے بعد مکرم مقبول سوکیہ صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے منظوم کلام کا منظوم انگریزی ترجمہ Poems of Ahmad سے پڑھا۔

(باقی دیکھیں ص۱۱ پر)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم ۔ وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق ایک خاص اطلاع

اور

احباب جماعت کی خدمت میں خصوصی دعاؤں اور صدقات کی درخواست

اللہ تعالیٰ ہمارے محبوب امام ہمام کو اپنے فضل سے جلد صحتِ کاملہ عطا فرمائے آمین

قادیان ۲۷ صلح (جنوری)۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی علالت کے متعلق ایک تازہ اطلاع موصول ہوئی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضور انور کو گھوڑے سے گر پڑنے سے کمر کے عضلات میں کھچاؤ کے سبب شدید درد ہے۔ اخبار بدر کی تمام کاپیاں مکمل ہو کر بغرضِ طباعت پریس میں بھجوائی جا چکی تھیں اسلئے تازہ موصولہ اطلاع درج ذیل ہے:۔

ربوہ ۲۱ صلح (جنوری) (رپورٹ محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب) کہ حضور پُر نور آج بوقت صبح گھوڑے پر سواری فرما رہے تھے کہ گھوڑا بدک کر بھاگ اٹھا اور یکدم مڑ گیا۔ جس کی وجہ سے حضور ایدہ اللہ تعالےٰ گر پڑے۔ گرنے سے تمام کمر میں عضلات کے کھینچاؤ کی وجہ سے شدید درد شروع ہو گئی۔ احتیاط کے طور پر ایکسرے بھی لیے گئے۔ مگر اللہ تعالےٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ ہڈی وغیرہ کی کوئی چوٹ نہ نکلی۔ دن بھر پیٹ، کمر اور گردن کے عضلات میں کھینچاؤ (Sprain) کی وجہ سے شدید درد رہی۔ اس کے بعد رات سوا نو بجے اللہ تعالیٰ کے فضل سے درد میں خفیف سا افاقہ ہو گیا۔ مگر ابھی کروٹ بدلنے میں شدید درد ہوتی ہے۔

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب کی طرف سے ہی موصولہ مورخہ ۲۲ صلح (جنوری) کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔
آج صبح حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو درد میں کمی ہو گئی تھی۔ مگر پھر دوپہر کے وقت درد کی شدت شروع ہو گئی عضلات کا کھچاؤ (Sprain) بھی ابھی تک بہت ہے۔ کروٹ لینے سے بہت تکلیف ہوتی ہے۔

احباب جماعت نہایت درد و الحاح اور التزام کے ساتھ اجتماعی و انفرادی دُعا فرمائیں کہ ہمارا قادر و توانا اور شافی مطلق خدا اپنے فضل سے حضور کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین اللّٰھم آمین ۔

ادارہ بدر

قادیان ۲۷ جنوری۔ حضور انور کی علالت کی اطلاع موصول ہونے پر مقامی طور پر مساجد میں حضور انور کی صحت کے لئے دعا کی تحریک کے ساتھ صدقہ کا جانور ذبح کرنے کا بھی انتظام کیا گیا ہے۔ اللہ تعالےٰ ہمارے محبوب امام ہمام کو اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور حضور پرنور کا سایۂ مبارک تا دیر سلامت رکھے۔ آمین۔ (ایڈیٹر بدر)

خطبہ جمعہ

آج سال کا پہلا دن ہے، نیا سال آپ سب کو مبارک ہو

جو سال گذر چکا ہے وہ ہمارے لئے بڑی برکتوں کا موجب تھا مگر اس کے نتیجہ میں حسد و عناد بھی بڑھ گیا ہے

حسد و عناد کا بڑا ہتھیار دروغ گوئی ہے اس کا دفاع یہ ہے کہ ہم عاجزانہ راہوں کو اختیار کرتے ہوئے اپنے ربّ کی طرف رجوع کریں

ہم پر یہ فرض عائد کیا گیا ہے کہ کسی کو دُکھ نہ پہنچاؤ اور ہر ایک کیلئے ہمدردی اور دُعا کو اپنا شعار بناؤ

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ یکم صلح ہش ۱۳۵۰ مطابق یکم جنوری ۱۹۷۱ء

بمقام مسجد مبارک ربوہ

تشہد، تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔
آج سال کا پہلا دن ہے۔

نیا سال آپ سب کو مبارک ہو

نیا سال محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سارے غلاموں کو مبارک ہو نیا سال انسانیت کو مبارک ہو۔

جو سال گذر چکا ہے وہ محض اللہ تعالےٰ کے فضل سے ہمارے لئے اندرون پاکستان بھی اور بیرون پاکستان بھی بڑی ہی برکتوں کا موجب تھا۔ اللہ تعالےٰ کی رحمت اور پیار کے بڑے حسین نظارے ہم نے گذشتہ سال دیکھے ہمارے دل اس کی حمد سے معمور ہیں۔

سال تو ایک عید سے شروع ہو رہا ہے

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے فرمایا کہ جمعہ بھی تمہارے لئے ایک عید ہے۔ جمعہ کا ایک پہلو اجتماعی زندگی کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلاتا ہے اور اجتماعی برکات اور رحمتوں کے حصول کا موجب بن جاتا ہے۔

حسن و احسان کے جو جلوے ہم اللہ تعالےٰ کی ذات و صفات سے دیکھتے ہیں اس کے نتیجہ میں حسد و عناد کا پیدا ہونا ضروری ہے۔ اور

حسد و عناد کا بڑا ہتھیار

دروغ گوئی اور کذب بیانی ہے۔ اس کا دفاع جو اللہ تعالےٰ نے ہمیں سکھایا ہے وہ عاجزانہ راہوں کو اختیار کرنا اور ماسوا اللہ کسی چیز پر بھروسہ نہ رکھنا اور سب کچھ اور سب خیر و برکت اپنے ربِّ کریم سے حاصل کرنے کی کوشش کرنا ہے۔

اسلام کے عظیم دور کے ساتھ ہی حسد کا دور، عناد کا دور، مخالفت کا دور اور ظلم کا دور بھی شروع ہوا تھا۔ قرآن کریم نے ابتدا ہی سے ہمیں تعلیم دی تھی کہ حاسد کے حسد کے شر سے بچنے کے لئے تم اپنے رب کی طرف رجوع کرنا اور اپنی حفاظت [illegible] چاہنا۔

انعام جب بے شمار ہوں، انعام جب معمول سے زیادہ ہوں، پیار جب کھلے طور پر ظاہر ہو جاتا ہے تو حسد اور مخالفت اور عناد بھی شدت سے پیدا ہو جاتا ہے۔ [illegible] اور [illegible] کا نشانہ بنے اور [illegible] کہ [illegible] باوجود ہم پر [illegible] گیا ہے

اور

ہمیں یہ حکم دیا گیا ہے

کہ کسی کو دُکھ نہیں پہنچانا، کسی کی جان پر حملہ نہیں کرنا، کسی کا مال غصب نہیں کرنا، کسی کو بے عزت نہیں کرنا اور کسی کو حقارت کی نگاہ سے نہیں دیکھنا، بلکہ جب انسان اللہ کی گود میں اس کے فضل سے بیٹھ جائے تو اس کے دست قدرت نے جو پیدا کیا۔ اس سے وہ محبت کرنے لگتا ہے۔ اس کے پیار کرنے کے ساتھ اس کا بھی خواہ بن جاتا ہے۔ اور اس سے ہمدردی و غمخواری کرتا ہے۔

دُنیا اپنی ناسمجھی کی وجہ سے ہمارے ساتھ جو بھی سلوک کرے ہمیں غصہ نہیں آنا چاہیئے۔ ہمیں بدلہ لینے کی طرف توجہ نہیں کرنی چاہیئے بلکہ ایسوں کے لئے بھی دعائیں کرتے رہنا چاہیئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں تاکید کا حکم فرمایا ہے کہ

ہر احمدی کا فرض ہے

کہ وہ ہر اس شخص کے لئے دُعائیں کرتا رہے جو احمدیت کے لئے دشمنی کے جذبات رکھتا ہے۔ اگر وہ ایسا نہیں کرتا تو حقیقی مسلمان کی ایک صفت سے محروم ہو جاتا اور اللہ تعالےٰ کی ناراضگی کا ایک دروازہ اپنے اوپر کھول لیتا ہے۔ اللہ تعالےٰ رحم کرے اور محبت و اخوت اور ہمدردی و غمخواری کے جس مقام پر اللہ تعالےٰ نے جماعت کو بٹھایا ہے۔ اس مقام پر وہ ہمیں قائم رکھے اور اسی پر استقامت بخشے تاکہ اس کے فضلوں کے ہم زیادہ سے زیادہ وارث بنتے چلے جائیں۔ خدا کرے کہ ایسا ہی ہو۔“

نئے انتخابات

جملہ جماعتہائے احمدیہ ہندوستان کی اطلاع کے لئے [illegible] کیا جاتا ہے کہ سال ۱۹۷۱ء سے [illegible] نئے سال کے لئے عہدیداران جماعت [illegible] ہونا ضروری ہے۔ [illegible] منتخب ہونے والا عہدیدار [illegible] نہ ہو۔ بلکہ [illegible] کے زیر قواعد انتخاب کی کاروائی [illegible] ہی۔ اگر کسی جماعت کو دوبارہ انتخاب عہدیداران [illegible] احمدیہ کا منظور کیا جائے [illegible] ہو جائیں گی۔

ناظر [illegible]

آخری قسط

دُنیا میں احمدیت کا اثر و نفوذ

تقریر مکرم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد برموقع جلسہ سالانہ (قادیان) ۱۹۷۰ء

فعالیت اور بین الاقوامی حیثیت

حضرات! موجودہ زمانہ میں جماعت احمدیہ ہی ایک ایسی الٰہی اور اسلامی تحریک ہے جس نے اپنے پیروؤں میں نہ صرف ایک عظیم الشان روحانی انقلاب پیدا کیا ہے، بلکہ عالم اسلام میں ایک فعّال اور صحیح اسلامی عقائد پر گامزن معاشرے کو جنم دیا۔ جس کے اندر تبلیغ و اشاعت اسلام کا درد اور تڑپ ہے جو عملاً اسلامی تعلیمات کی ترویج میں کوشاں ہے۔ اور اپنی ان مساعی میں وہ خدا کے فضل سے انتہائی کامیابی کے ساتھ منزلوں پر منزلیں طے کرتی چلی جا رہی ہے۔ جبکہ دیگر مسلمان اور اسلامی حکومتیں باوجود استطاعت کے تبلیغ و اشاعت اسلام جیسے اہم کام سے گریزاں ہیں۔ چنانچہ لکھنؤ سے نکلنے والا ایک سُنّی ماہنامہ الفرقان لکھتا ہے:۔

"افسوس ہے کہ ایک ایسی فقہی اکیڈمی کے قیام کی تجویز مؤتمر عالم اسلامی کے اجلاس ہائے ۱۹۴۹ء اور ۱۹۵۱ء (منعقدہ کراچی) میں منظور ہوئی تھی لیکن وسائل کے عدم حصول سے یہ تجویز کاغذ ہی پر رہ گئی کیونکہ اگر سب نہیں تو بیشتر اسلامی حکومتیں اور تمام مقاصد میں تو بڑی فیاضی سے خرچ کر سکتی ہیں۔ لیکن نہیں خرچ کر سکتیں تو اسلام کے لئے نہیں خرچ کر سکتیں۔"

(ماہنامہ الفرقان لکھنؤ اپریل ۶۶ء ص۵)

[illegible] کے بالمقابل جماعت احمدیہ کی فعالیت سے متاثر ہو کر علامہ نیاز فتحپوری نے یہ تحریر کیا:۔

"..... اس وقت اُن تمام جماعتوں میں جو اپنے آپ کو اسلام سے منسوب کرتی ہیں، صرف یہی ایک جماعت ایسی ہے جو باقی اسلام [illegible] کی ہوئی شاہراہ زندگی پر پوری [illegible] کے ساتھ گامزن ہے۔ اور گو اس کا احساس تنہا مجھی کو نہیں بلکہ احمدی جماعت کے مخالفین کو بھی ہے۔ لیکن فرق یہ ہے کہ مجھے [illegible] میں [illegible] اور [illegible] احساسِ کمتری [illegible] ہے۔" ([illegible] ۱۹۵۹ء [illegible])

آج جماعت احمدیہ کی فعالیت ہی کا یہ اثر ہے کہ اس کو بین الاقوامی حیثیت حاصل ہو چکی ہے۔ اور اس کے مشن اور تبلیغی ادارے ایشیا کے اہم ممالک اور جزائر کے علاوہ امریکہ، یورپ، مغربی افریقہ، مشرقی افریقہ کے درجنوں ممالک میں بڑی کامیابی کے ساتھ تبلیغ اسلام کا فریضہ سرانجام دے رہے ہیں۔ ممالکِ غیر میں اب تک ۴۲۵ مساجد تعمیر کی جا چکی ہیں۔ نوّے (۹۰) کالج یا سکول بڑی کامیابی کے ساتھ چلائے جا رہے ہیں۔ اور مختلف ملکوں اور مختلف زبانوں میں جماعت کے ۲۳ اخبارات و رسائل شائع ہو رہے ہیں۔ اور آج صفحۂ عالم پر جماعت احمدیہ ہی وہ واحد جماعت ہے جس نے قرآن مجید کے تراجم انگریزی۔ ڈچ۔ جرمن۔ سواحیلی ڈینش۔ انڈونیشین۔ اسپرانٹو۔ ہندی اور گورمکھی زبانوں میں شائع کر چکی ہے اور مختلف ملکوں کی بارہ ۱۲ اور زبانوں کے تراجم بھی تیار کر چکی ہے جو انشاء اللہ آہستہ آہستہ شائع ہو جائیں گے۔ اور یہ ایک ایسی حقیقت ثابتہ ہے جس کا انکار نہیں کیا جا سکتا۔ لیکن جو لوگ ان مؤثر مساعی کو نظر انداز کر کے عام مسلمانوں کی پراگندگی اور انتشار اور بے اثری اور کمزوری کو دُور کرنے کے لئے کوشش کرنا چاہتے ہیں وہ صرف منصوبے بناتے ہی رہ جاتے ہیں۔ اور میدانِ عمل میں احیائے اسلام کی ساری کاوشیں حوادثِ زمانہ کی نذر ہو کر رہ جاتی ہیں۔ چنانچہ اسی قسم کے ایک منصوبہ کی تجویز ہفت روزہ الجمعیۃ کی اشاعت ۲۷ نومبر ۱۹۷۰ء میں ہمیں نظر آتی ہے۔ جس میں وحید الدین خان صاحب ایڈیٹر ہفت روزہ الجمعیۃ کی "ایک تقریر" میں اسلامک سنٹر کے نام سے پیش کی گئی ہے جس میں اکثر اُن امور کی تکمیل کا منصوبہ بنایا گیا ہے جن کو جماعت احمدیہ ایک عرصۂ دراز سے اختیار کر چکی ہے۔ اور بفضلہ تعالےٰ مشرق و مغرب میں اس نے ایک انقلاب پیدا کر دکھایا ہے۔ اس قسم کی تجویزوں پر بے اختیار یہ شعر زبان پر آ جاتا ہے کہ ؎

یارانِ تیز گام نے محمل کو جا لیا
ہم محوِ نالۂ جرسِ کارواں رہے

خلافت کا استحکام اور اُس کے اثرات

اس سلسلہ میں یہ امر بھی ملحوظ رہے کہ جماعت احمدیہ کو باقی مسلمان فرقوں میں جو ایک نمایاں امتیاز حاصل ہے وہ خلافت اور ایک واجب الاطاعت امام کی وجہ سے ہی ہے جبکہ عام مسلمان اس کے قیام و استحکام کی بڑی حسرت سے تمنا کر رہے ہیں۔ جیسا کہ لاہور کے اخبار تنظیم اہلحدیث کے ایڈیٹر صاحب نے اپنے پرچے کی اشاعت ۱۲ ستمبر ۱۹۶۹ء میں تحریر کیا:۔

"اگر زندگی کے ان آخری لمحات میں، ایک دفعہ بھی خلافت علیٰ منہاجِ نبوّت کا نظارہ نصیب ہو گیا تو ہو سکتا ہے کہ ملّت اسلامیہ کی بگڑی سنور جائے اور روٹھا ہوا خدا پھر سے من جائے اور بھنور میں گھری ہوئی ملّتِ اسلامیہ کی یہ ناؤ شاید کسی طرح اس کے نرغہ سے نکل کر ساحلِ عافیت سے ہمکنار ہو جائے۔"

پس آج جو ہم بڑے فخر سے یہ کہہ سکتے ہیں کہ جماعت احمدیہ پر سورج غروب نہیں ہوتا تو یہ سب خلافت ہی کی برکات کا اثر ہے۔ جس نے مخالفین میں ایک تہلکہ برپا کر دیا ہے۔ اور اس عظیم الشان اثر و نفوذ کو دیکھ کر ہمارے مخالفین بڑی ہی بے بسی سے دانت پیس کر رہ جاتے ہیں۔ چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ نے جولائی ۱۹۶۷ء میں جب یورپ کا دورہ فرمایا تو اس کے نتیجہ میں مغربی دنیا میں اسلام کے پیغام کی وسیع پیمانے پر اشاعت ہوئی۔ اور اس دورے کے مناظر ٹیلی ویژن پر نہ صرف یورپ میں بلکہ بعد میں سعودی عرب میں بھی دکھائے گئے۔ اس پر جماعت کے شدید مخالف مُدیر "المنبر" لائلپور جناب حکیم عبدالرحیم صاحب اشرف نے تلملا کر لکھا:۔

"سعودی عرب کے بارے میں دوسری بُری خبر یہ پہنچی ہے کہ پچھلے دنوں مرزا غلام احمد کے پوتے اور قادیانیوں کے تیسرے خلیفہ مرزا ناصر احمد نے یورپ کا جو دورہ چوہدری ظفر اللہ خان کی معیت میں کیا اور اس دورے کو "تبلیغ اسلام" کے لئے پردے کی صورت میں پیش کیا گیا اس دورے کی فلم بطور خاص سعودی عرب میں ٹیلی ویژن پر دکھائی گئی۔"

(المنبر لائلپور ۲۲ ستمبر ۱۹۶۷ء ص۶)۔

حضور ایدہ اللہ کا دورہ مغربی افریقہ

اسی طرح حضرت خلیفۂ ثالث ایدہ اللہ نے اسی سال ماہ اپریل میں مغربی افریقہ کے پانچ ممالک کا جو دورہ فرمایا ہے اس کے وسیع اور شاندار استقبالوں کی خبریں اخبارات و ریڈیو سے نشر کی گئیں اور ٹیلی ویژن پر ان کے مناظر دکھلائے گئے جس کے نتیجہ میں احمدیت ہی کے ذریعہ اسلام کا خوبصورت اور دلکش چہرہ سرزمین افریقہ پر ظاہر ہوا۔ غیر از جماعت احباب و حکومتوں نے جماعت احمدیہ کی اسلامی خدمات و قربانیوں کو بے حد سراہا۔ اور جماعت کے تئیں اپنے مخلصانہ جذباتِ تشکر کا اظہار کیا۔ اور سب سے بڑا اثر اس دورے کا یہ ہوا کہ افریقہ کی وہ سرزمین جو صدیوں سے پیار کو ترس رہی تھی اُس نے خدا کے مقرر کردہ خلیفہ کے پیار سے اپنی جھولیاں بھر لیں۔ اور محسوس کر لیا کہ سچا پیار مل سکتا ہے تو صرف اور صرف حضرت نبیٔ اکرم صلے اللہ علیہ وسلم ہی کے طفیل ہر قوم کو یکساں رنگ میں مل سکتا ہے۔ چودہ ۱۴ سو سال پہلے آپ اپنی نگاہ ڈالئے تو آپ کو نظر آئے گا کہ مجسمۂ حسن تام، سردارِ دوجہان، فخر موجودات حضرت رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم ایک کالے کلوٹے حبشی حضرت بلال رضؓ کو سیدنا بلال، سیدنا بلال کہہ کر نہایت پیار سے اپنے گلے لگا لیتے ہیں۔ اور رنگ و نسل اور قوم و ملک کے سب امتیاز کو مٹا ڈالتے ہیں۔ پھر صدیوں پر صدیاں گزرتی چلی جاتی ہیں کہ حضرت بلال رضؓ کی اسی سرزمین کو استعماری قوتیں اپنی آماجگاہ بنا لیتی ہیں۔ یہ سرزمین آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم کے سے پیار کو ترس ترس جاتی ہے۔ اس کو پیار اور ہمدردی دینے کی بجائے نفرت و حقارت اور ظلم و تعدّی کی تاریکیوں میں دھکیل دیا جاتا ہے۔ لیکن اُسی رسول عربی صلعم کے روحانی فرزند جلیل کے سچے جانشین کے ذریعہ آج اس پیار کی بھوکی اور مستحق سرزمین کو سچا پیار دیا جاتا ہے۔ سچی محبت دی جاتی ہے اور پدرانہ شفقت سے لبریز کر دیا جاتا ہے۔ جبکہ حضرت خلیفۂ ثالث ایدہ اللہ تعالیٰ سرزمین بلال رضؓ کے کالے کلوٹے بچوں کو اٹھا کر اپنی گود میں بٹھاتے اور انہیں پیار کرتے ہیں۔ اُن کے بڑوں کو اپنے سینے سے لگا لیتے ہیں۔

(باقی صفحہ ۱۱ پر)

مسیح موعود علیہ السلام کا مشن کسر صلیب اور دہریت کا استیصال ہے

سامری یہودیوں کے قدیم ترین صحیفہ میں ایک عظیم الشان پیشگوئی

محترم شیخ عبدالقادر صاحب ۲۱۵ رستم پارک نواں کوٹ لاہور۔

آج سے چودہ سو سال قبل صادق مصدوق صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ امت محمدیہ میں مبعوث ہونے والے مسیح کا مشن کسر صلیب اور قتل خنزیر ہے کسر صلیب سے مراد عیسائیت کا ابطال ہے اور خنزیر سے مراد روحانیت کو مٹانے والی تحریکات ہیں ان تحریکات کی بنیاد ان قوموں نے ڈالا جن کے رگ و ریشہ میں لحم خنزیر رس بس چکا تھا جسم و روح کے لحاظ سے گویا وہ خنزیر کے تابع ہیں۔

مرقاۃ شرح مشکوٰۃ میں کسر صلیب کے معنوں میں لکھا ہے :۔

فیبطل النصرانیۃ ویحکم بالملۃ الحنیفۃ۔ نصرانیت کا ابطال کیا جائے اور ملت حنیف یعنی اسلام کو غالب کیا جائے۔

علامہ محمد بن سیرین رحؒ تعبیر الرؤیا میں لکھتے ہیں :

الخنزیر رجل شدید الشوکۃ خبیث الطبیعۃ والدّین۔

خنزیر کی تعبیر بڑے شوکت و جلال والے آدمی سے کی جاتی ہے جس کی طبیعت اور دین میں خباثت ہو آج دنیا میں بگڑی ہوئی عیسائیت اور قاطع روحانیت تحریکات نے غلغشار مچا رکھا ہے۔ مسیح موعود کی بعثت ان تحریکات کے استیصال کے لئے مقدر تھی الامام المہدی کا مشن روح نبوت اسلام ہے جو کہ مینار نور کی طرح درخشندہ ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کتاب البریہ میں فرماتے ہیں کہ دجالیت کی دو شاخیں ہیں بگڑی ہوئی عیسائیت اور فلسفہ الحاد فرمایا :۔

"دراصل یہی لوگ دجال ہیں جنکو پادری یا یورپین فلاسفر کہا جاتا ہے۔ یہ پادری اور یورپین فلاسفر دجال معہود کے دو جبڑے ہیں جن سے وہ ایک اژدہا کی طرح لوگوں کے ایمان کو کھا رہا ہے۔"

(صفحہ ۲۱۶ حاشیہ)

آپ نے اس صدی کے ابتداء میں ہی فرمایا تھا :۔

عیسائیت تو خود بخود مٹی جاتی ہے لیکن بڑا فتنہ اس زمانے کا دہریت والی سائینس ہے خدانخواستہ اگر اس کو دیر پا مہلت مل گئی تو پھر ساری دنیا دہریہ ہونے کو آمادہ ہو جائے گی سائینس کا اور مذہب کا اس وقت مقابلہ ہے عیسویت ایک کمزور مذہب ہے۔ اس واسطے سائینس کے آگے فوراً گر گیا ہے لیکن اسلام طاقتور ہے یہ اس پر غالب آئے گا انشاء اللہ تعالیٰ

(اخبار بدر جلد ۱ نمبر ۴۱ صفحہ ۲ مورخہ ۶ جنوری ۱۹۰۵ء)

عیسائیت اور دہریت کے مقابلہ کے لئے جماعت احمدیہ کو دو ہتھیار دیئے گئے اگر یہ ثابت کر دیا جائے کہ حضرت مسیح علیہ السلام صلیب پر فوت نہیں ہوئے تو عیسائیت کا کچھ باقی نہیں رہتا اگر لوگوں کو یہ پتہ لگ جائے کہ خدا حی و قیوم ہے۔ وحی و الہام کا سلسلہ جاری ہے۔ آج بھی خدا اپنے بندوں سے باتیں کرتا ہے۔ اور وہ پوری ہوتی ہیں۔ امام المہدی اور ان کے خلفاء راشدین اور متبعین میں سے ہزاروں علماء جو کہ دنیا کے کونے کونے میں پھیلے ہوئے ہیں اس روحانی تجربہ کے شاہد ہیں تو پھر دہریت کی کوئی پیش نہیں جا سکتی یہ خیال کہ وحی و الہام کا دروازہ بند ہے دہریت کے لئے کھاد ہے۔ جب کھاد ملنا بند ہو جائے گی تو دہریت کے پودے یکسر مرجھا جائیں گے۔

(۲)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مسیح موعود یکسر الصلیب۔ صلیب کو توڑ دے گا کسر صلیب سے مراد جیسا کہ میں بتا چکا ہوں ابطال عیسائیت تھا تو صلیبی موت کے عقیدہ کی تردید ہے۔ یہ معنی کوئی نئے نہیں علماء امت نے مسیح موعود کا یہی مشن بتایا ہے۔ اجتہاد یا قیاس سے نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ سے علم پاکر

علامہ عینی شارح البخاری فرماتے ہیں :۔

"مجھے کسر صلیب کے معنی الہاماً یہ بتائے گئے ہیں کہ مسیح موعود آکر ثابت کردیگا کہ عیسائیوں کا یہ زعم سراسر باطل ہے کہ مسیح کو یہود نے صلیب پر مار دیا تھا۔ گویا صلیبی موت کی تردید

(عینی علی البخاری جلد ۵ صفحہ ۵۸۴)

(۳)

کاسر الصلیب مسیح موعود کب آئیگا

سامری یہودیوں کے لٹریچر میں لکھا ہے کہ وہ آدم سے چھٹے ہزار کے گذرنے پر ظاہر ہوگا۔ انسائیکلوپیڈیا برٹینیکا ۱۹۴۹ء میں Samaritan کے نیچے لکھا ہے :۔

Eventually, 6... yers after creation a Restores (TAHAS) will arise to amelior thir fortanes

آخر کار چھ ہزار سال گذرنے پر ایک عظیم مصلح مبعوث ہوگا جس کے وجود سے دنیا کی بحالی وابستہ ہے۔ وہ لوگوں کے مقدر سنوار دے گا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :۔

"جیسا کہ خدا نے میرے پر ظاہر کیا ہے۔ کہ سورۃ العصر کے عدد بحساب جمل کی رو سے معلوم ہوتے ہیں۔ اسی قدر زمانہ نسل انسان کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک تک بحساب قمری گذر چکا ہے۔ کیونکہ خدا نے حساب قمری رکھا ہے۔ اور اسی حساب سے ہماری اس وقت تک نسل انسان کی عمر چھ ہزار برس تک ختم ہو چکی ہے۔ اور اب ہم ساتویں ہزار میں ہیں"

(تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۵)

(۴)

[illegible] چاہتا ہوں کہ سامری یہودیوں کی مفصل پیشگوئی یہاں لکھ دوں یہ پیشگوئی ان کے قدیم ترین الہامی لٹریچر میں لکھی ہوئی ہے [illegible] آنے والے [illegible]

ہے اس [illegible] نام کا رود [illegible] ہے۔ اس نام کے دو معنے ہیں۔ Restorer [illegible] R [illegible] بحال کر دینے والا [illegible] یعنی بعثت ثانیہ کا مصداق۔

یہ پیشگوئی [illegible] کی بعثت [illegible] ثانیہ دونوں [illegible] سے پیشگوئی کے [illegible] یہ ہیں :۔

"جب وہ [illegible] کی عظمت [illegible] درخشاں ہوگا [illegible] کا ستارہ آسمانی مدار کے وسط میں طلوع ہوگا جب [illegible] بڑا ہوگا اس کا فقد ظاہر ہو جائے گا۔ خدا تعالیٰ [illegible] کا اور [illegible] قوانین کی [illegible] وہ [illegible] نیا صحیفہ [illegible] اور [illegible] سے سرفراز کیا جائے گا۔ اس کے [illegible] پڑھے [illegible] اور [illegible] کا ایک یا جوڑ [illegible] جوڑ سے بڑھ جائے گا اس کی بادشاہت [illegible]

"The serot... ...ne chr...tian origin" by M...then Plack P:15 to 169.

اس کے علاوہ بعض نشان [illegible] ہیں مثلاً یہ کہ :۔

"اس کی وفات کے بعد بدی معراج کو پہنچ جائے گی اس کے ساتھ ہی قیامت کا دن بھی آئے گا

(انسائیکلوپیڈیا ریلجنس اینڈ ایتھکس جلد ۲ صفحہ ۱۶۵)

یعنی حوادث [illegible] اس کی وفات کے بعد شروع ہونگے۔ ان حوادث میں قوموں کی ہلاکت [illegible] یہ نشان بھی قابل غور ہے :۔

[illegible] کے بعد عہد [illegible] الوار [illegible] ہوں کی [illegible] منکشف ہونگے [illegible] یہودی [illegible] زوال ہو جائے گا۔"

میتھیو بلیک کی کتاب صفحہ ۱۵۹

آج آثار قدیمہ [illegible] تورات اور انبیاء کے صحائف برآمد ہو رہے ہیں [illegible] مقدس [illegible] جب ملحاظ ہوئے [illegible] ہونگے۔ یہود [illegible] مراکز عبادت [illegible] اور [illegible] بنیں گی۔

ایک نشان یہ ہے [illegible] چھٹے ہزار کے بعد [illegible] سورۃ العصر کے اعداد [illegible] پیدا ہوئے [illegible] تو چھ ہزار [illegible]

[illegible] ہجری) تک خیر [illegible] (تفسیر کبیر) اس [illegible] تھے مثلاً [illegible] [illegible] بیان کیا ہے [illegible] سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] دن گئی وہ ۱۲۷۱ ہجری ہے [illegible] حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"اور آیت [illegible] القدر [illegible] کے حساب [illegible] کی رات [illegible] ہے جس میں نئے چاند [illegible] کی اشارت چھپی ہوئی ہے - جو غلام احمد قادیانی (۱۳۰۰) کے عدد [illegible] بحساب [illegible] پائی جاتی ہے۔"

(ازالہ اوہام [illegible])

اس اجمال کی تفصیل اسی کتاب میں یوں بیان فرمائی ہے:-

"اگر یہ ثابت ہو جائے کہ دجال معہود یہی پادریوں اور عیسائی متکلمین کا گروہ ہے جس نے دین کو اپنے ساحرانہ کاموں سے تہ و بالا کر دیا ہے اور جو ٹھیک اس وقت سے زور کے ساتھ خروج کر رہا ہے اور جو ابتداء آیت انا علی ذهاب به لقادرون سے سمجھا جاتا ہے (یعنی ۱۸۵۷ء کا زمانہ جس میں ہندوستان میں ایک مفسدہ عظیم ہو کر آثار باقیہ اسلامی سلطنت کے ناپید ہو گئے تھے) تو ساتھ ہی اس عاجز کا مسیح موعود ہونا ثابت ہو جائے گا۔"

(ازالہ اوہام [illegible])

تفصیل اس لطیف مضمون کی یہاں درج نہیں ہو سکتی، تو آپ ازالہ اوہام سے ملاحظہ کر لیں گے۔ ہاں یہ امر بالکل واضح ہے کہ مسیح موعود [illegible] چھٹے ہزار کے آخری ربع میں پیدا ہوتے اور ساتویں ہزار سال کے پہلے [illegible] ظاہر ہوئے۔

سامری یہودیوں کی پیشگوئی میں ہے کہ موعود کے لئے زمین و آسمان میں نشان ظاہر ہونگے۔ اس کا ستارہ اپنے مدار کے وسط میں ظاہر ہوگا اسمیں ستارہ دنبالہ دار کسوف وخسوف اور دوسرے زمینی نشانات کی طرف اشارہ ہے۔ انیسویں صدی میں امریکہ میں ایک عظیم عیسائی عالم ولیم ملر ہوئے ہیں۔ وہ ایک عیسائی فرقہ کے بانی تھے۔ انہوں نے دانیال نبی کی پیشگوئی سے حساب لگا کر بتایا کہ مسیح موعود ۲۱ مارچ ۱۸۴۳ء یا ۲۱ مارچ ۱۸۴۴ء تک ظاہر ہو جائے گا اس کے ماننے والوں نے یوم الموعود کے لئے زبردست تیاریاں شروع کر دیں۔ انہوں نے خاص قسم کے لباس بنوائے دونوں سالوں میں ان کا اجتماع ہوا لیکن کچھ بھی نہ ہوا ہاں ۱۸۴۳ء میں ایک بہت بڑا دمدار ستارہ (Comet) ظاہر ہوا جس کی دم دس کروڑ اسی لاکھ میل لمبی تھی۔ دمدار ستارے کی وجہ سے پہلے سال ڈھارس بندھ گئی کہ آئندہ سال ظہور ہو جائے گا۔ لیکن آسمان سے یسوع کا نزول نہ ہونا تھا نہ ہوا مریدین مایوس ہو گئے اپنے بانی کو چھوڑ گئے سو ولیم ملر گمنامی کی موت مر گیا ولیم ملر کو کیا پتہ تھا کہ اس کا حساب اتنا غلط بھی نہ تھا غلطی یہ تھی کہ وہ آسمان کی طرف ٹکٹکی لگائے ہوئے تھا جبکہ مسیح موعود ۱۸۳۵ء میں قادیان کی بستی میں پیدا ہو چکے تھے۔ دمدار ستارے کا ظہور ایک خاص نشان تھا۔ امریکہ میں ۱۸۴۳ء کو نظر آیا اور ہند میں ۱۸۵۸ء میں اس کا ظہور ہوا۔

پیشگوئی کے یہ الفاظ کہ اسے ایک نیا صحیفہ دیا جائے گا قابل غور ہیں۔ سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن کریم اترا پھر آخری زمانہ میں اسے ثریا سے واپس لانے والا موعود مسیح موعود ہے۔ الغرض سامری یہود کی پیشگوئی زوائد سے قطع نظر کر کے قابل غور ہے۔ اور بڑی وقعت رکھتی ہے۔

سرینگر اور آسنور میں خدام الاحمدیہ کے تبلیغی و تربیتی جلسے

مورخہ ۱۸ دسمبر ۱۹۷۰ء بروز اتوار مسجد احمدیہ سری نگر میں خدام الاحمدیہ کا ایک علاقائی اجلاس مکرم خواجہ غلام محمد صاحب آف باندی پورہ کی صدارت میں قرار پایا یہ اجلاس پراونشل باڈی آف خدام الاحمدیہ (صوبہ کشمیر) کے قیام کے لئے بلایا گیا تھا۔ جس میں شورت، کنی پورہ، ریشی نگر، باندی پورہ، اور یاری پاری گام کے قائدین خدام الاحمدیہ اور نمائندگان نے شرکت کی تلاوت قرآن پاک اور نظم کے بعد مکرم ڈاکٹر محمود احمد قائد نے مختصر خطاب فرمایا اسی طرح مکرم ڈاکٹر مظفر احمد صاحب مکرم محمد عبداللہ صاحب مکرم مضطر صاحب خاکسار اور صدر محترم نے خدام الاحمدیہ کے قیام کی غرض اور نصب العین کی وضاحت فرمائی بعدہٗ انتخابات عمل میں آئے۔ خدام الاحمدیہ سرینگر نے معزز مہمانوں کی چائے سے تواضع کی اس کے بعد یادگار کے طور پر گروپ فوٹو بھی لی گئی

آسنور میں ایک عظیم الشان جلسہ

انتخابات کے موقعہ پر مختلف تجاویز بھی زیر بحث لائی گئیں جن میں ایک تجویز یہ بھی تھی کہ مختلف جماعتوں میں دورے کئے جائیں اور اجلاسات کئے جائیں تاکہ نوجوانوں میں نیا جوش اور ولولہ پیدا ہو۔ خدا کے فضل سے سرینگر میں ہمارے احمدی نوجوان ڈاکٹر بھی ہیں انہوں نے خود ہی یہ پیشکش کی کہ جس جماعت یا دیہات میں ہم دورہ کریں گے۔ خدمت خلق کے طور پر ہم وہاں مریضوں کا علاج بھی کریں گے۔

چنانچہ اسی پروگرام کے تحت مورخہ ۱۱ دسمبر بروز جمعۃ المبارک آسنور میں خدام الاحمدیہ کے تحت اجلاس قرار پایا اس اجلاس میں مکرم ڈاکٹر محمود احمد صاحب مکرم ڈاکٹر مظفر احمد صاحب مکرم عبدالمجید صاحب مکرم غلام احمد شاہ صاحب مبلغ [illegible] نے شرکت کی نماز جمعہ کے بعد [illegible] خواجہ سعید احمد صاحب ڈار کی صدارت میں یہ اجلاس منعقد ہوا۔ مکرم قمر الدین صاحب کی تلاوت قرآن کریم اور مکرم عبدالرشید صاحب کی نظم کے بعد صاحب صدر نے مختصر تعارفی خطاب فرمایا۔ ازاں بعد مکرم ڈاکٹر محمود احمد صاحب مکرم ڈاکٹر مکرم مظفر احمد صاحب - مکرم [illegible] صاحب خاکسار غلام نبی خادم سلسلہ [illegible] صاحب صدر نے خدام کو ان کی ذمہ داریوں سے آگاہ کیا۔ اللہ تعالیٰ اس اجلاس کے بہتر نتائج برآمد فرمائے۔

خدمتِ خلق

ہمارے نوجوان ڈاکٹروں نے جس بات کا وعدہ کیا تھا اس کو عملی جامہ پہنایا چنانچہ کم و بیش سو افراد کی تشخیص بھی فرمائی اور چند ایک کو دوائی بھی دی اور آئندہ اس سے بڑھ کر حصہ لینے کی امید دلائی اللہ تعالیٰ سب کو احسن رنگ میں خدمت کرنے کا موقعہ عطا فرمائے۔ اور دینی و دنیاوی ترقیات سے نوازے۔

جماعت احمدیہ آسنور کے افراد خاص کر مکرم سعید احمد صاحب ڈار صدر جماعت نے ہمارے ساتھ جو تعاون فرمایا ہم اس کے تہہ دل سے ممنون ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر سے نوازے۔

خاکسار:- غلام نبی خادم سلسلہ

دورہ انسپکٹر تحریک جدید انجمن احمدیہ قادیان

مکرم قریشی محمد شفیع صاحب عابد انسپکٹر تحریک جدید قادیان بغرض حصول وعدہ جات اور وصولی چندہ تحریک جدید مورخہ ۲۷ کو قادیان سے روانہ ہو کر مورخہ یکم تبلیغ (فروری) سے علاقہ اڑیسہ بنگال، بہار اور یوپی کی جماعتوں کا دورہ شروع کریں گے اس دوران وہ دولم [illegible] قیام [illegible] کے کام کریں گے اور اپنے پروگرام سے وہ خود جماعتوں کو اطلاع دیں گے۔ جملہ صدر صاحبان اور عہدیداران مال سے درخواست ہے کہ وہ انسپکٹر صاحب موصوف سے پورا پورا تعاون فرمائیں اور زیادہ سے زیادہ وعدہ جات حاصل کریں نیز وصولی کی بھی کوشش کریں کہ ہر جماعت سے سو فیصدی [illegible] تحریک جدید وصول ہو جائے۔ دورہ کی کامیابی کیلئے احباب دعاؤں سے بھی مدد فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کے ساتھ ہو۔

وکیل المال تحریک جدید قادیان

عید فنڈ اور قربانی کی کھالیں

عید الاضحیہ کی مبارک تقریب انشاء اللہ فروری کے پہلے ہفتہ میں منعقد ہو رہی ہے تمام بھائیوں اور بہنوں کی خدمت میں عید مبارک عرض ہے۔

تمام جماعتوں کے سیکرٹریان مال سے درخواست ہے کہ وہ اس مبارک تقریب کے موقعہ پر جمع ہونے والے عید فنڈ اور قربانی کی کھالوں کی رقوم جلد مرکز میں ارسال کر کے ممنون فرمائیں ——— ناظر بیت المال آمد قادیان

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو پاک کرتی ہے

نیا جال لائے پرانے شکاری

مسیحی رسالہ ھُما کے ایک مضمون پر ایک نظر

از مکرم مولوی محمد عمر صاحب فاضل مبلغ انچارج احمدیہ مسلم مشن مدراس

لکھنؤ سے نکلنے والے مسیحی سہ ماہی رسالہ "ھما" کی اکتوبر تا دسمبر ۱۹۷۰ء کی اشاعت میں پروفیسر ای۔ احمد شاہ صاحب نے ایک مضمون "اہل اسلام اور مسیحی دستم مذہبی گفتگو کے طریقے" قلمبند کیا ہے۔ اس میں انہوں نے مسلمانوں سے راہ و رسم بڑھانے اور مذہبی گفتگو جاری رکھنے کے بعض طریقے بیان کئے ہیں۔ ان طریقوں کو اپنانے سے وہ اُمید کرتے ہیں کہ "ہمارے برادران اسلام مسیحیت کو قبول کرکے اُس کی (مسیح کی) جماعت میں شامل ہو جائیں گے"۔ یہی بنیادی امر ہے جسے ہم نے عنوان میں درج کیا ہے اور اس کا مفصل جائزہ ہم اس وقت پیش کرنا چاہتے ہیں۔ پروفیسر صاحب موصوف نے اپنے مضمون میں عیسائی منادوں کو "پرانے مجادلاتی یا معترضانہ بحث و مباحثہ کا طور و طریق اور پرانے طرز عمل یعنی بحث و مباحثہ کو چھوڑ کر نیا طرز عمل اختیار کرنے" اور "ہمدردانہ سلوک" کرنے کی تلقین فرمائی ہے"۔

ایک وہ زمانہ تھا جبکہ عیسائی مناد اسلام اور بانی اسلام صلے اللہ علیہ وسلم کے بارے میں معاندانہ اور [illegible] آمیز اعتراضات اور دلآزار اور جارحانہ حملے کیا کرتے تھے اور ان حملوں کی کامیابی پر انہیں اس قدر یقین کامل تھا اور اُن کے حوصلے اس قدر بلند ہو چکے تھے کہ عیسائی پادریوں کو صحرائے عرب پر صلیب کی جھنکار نظر آنے لگ گئی اور یسوع کو اپنے شاگردوں کے ذریعہ مکہ کے شہر اور خانہ کعبہ کے حرم میں داخل ہوتے ہوئے خواب دیکھنے لگ گئے تھے (دیکھئے بیروز لیکچرز صفحہ ۴۲)

ایسے زمانے میں خدا تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو کاسر صلیب بنا کر مبعوث فرمایا۔ آپ نے آکر زبردست دلائل کے ساتھ عیسائیت کا ایسا پول کھول دیا اور حضرت یسوع مسیح علیہ السلام کی مصلوبیت اور حقیقت مختلف عقلی و نقلی دلائل سے ثابت فرمائی کہ عیسائیوں کو اُن کے ارادے اور منصوبے خاک میں ملتے ہوئے معلوم ہونے لگے۔ اُن کی خواہش کیا پوری ہونی تھیں اُن کو ہمیں تارے نظر آنے لگ گئے! اُسی وقت حضرت کاسر صلیب علیہ السلام نے عیسائی دنیا کو چیلنج دیتے ہوئے مخاطب فرمایا:-

"پادریوں کی تکذیب انتہا تک پہنچ گئی تو خدا نے حجتِ محمدیہ پوری کرنے کے لئے مجھے بھیجا۔ کہاں ہیں پادری تا میرے مقابل پر آویں۔ میں بے وقت نہیں آیا۔ میں اُس وقت آیا جب اسلام عیسائیوں کے پیروں کے نیچے کچلا گیا اور کئی لاکھ مسلمان مرتد ہو کر خدا اور رسول کے دشمن ہو گئے۔ ...... بھلا اب کوئی پادری تو میرے سامنے لاؤ"۔ (حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۷۳)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعویٰ سے لے کر اب تک کے واقعات دُنیا کے سامنے ہیں۔ حضور کے دلائل کی ضرب کاری نے عیسائیت کی کمر توڑ کر رکھ دی ہے۔ اسی کا نتیجہ ہے کہ آج عیسائی پادری اپنے سابقہ مجادلانہ طرزِ عمل کو چھوڑ کر "ہمدردانہ سلوک" اور "حلم و انکسار" کا راستہ اختیار کرنے" پر مجبور ہو رہے ہیں۔ ان کے طرز عمل کی تبدیلی اُن کی شکستِ فاش کا واضح نشان ہے۔ اور ساتھ کے ساتھ حضرت کاسر صلیب علیہ السلام کی عظیم الشان فتح و کامرانی کا ناقابل تردید ثبوت ہے

(۲)

پروفیسر صاحب اپنے مضمون میں "آج کے زمانہ اہلِ اسلام سے راہ و ربط قائم کرنے اور مذہبی گفتگو کے جاری رکھنے کے لئے چند ایک تاریخی واقعات کا جائزہ لیتے ہوئے لکھتے ہیں:-

"قرآن یہود و نصاریٰ کی مقدس کتابوں کا مصدق ہے۔ سورۃ مائدہ کی ۶۷ ویں آیۃ میں یوں لکھا ہے اے اہلِ کتاب! تم راہِ راست پر نہیں جب تک تورات اور انجیل اور جو کچھ تمہارے رب کی طرف سے اُترا ہے اُس پر قائم نہ ہو۔" اس لئے اگر کوئی تورات اور انجیل کی تکذیب کرے تو قرآن کی تکذیب لازم آتی ہے"۔ (ہما صفحہ ۲۶)

پروفیسر صاحب نے اپنے اس بیان میں یہ تاثر پیدا کرنے کی کوشش کی ہے کہ قرآن کریم نے رائج الوقت بائیبل کی تصدیق کی ہے اور جو شخص موجودہ بائیبل کی تکذیب کرتا ہے گویا وہ قرآن کریم کی تکذیب کرتا ہے۔ اس طرح انہوں نے عامۃ المسلمین کو صریح طور پر دھوکہ دینے کی کوشش کی ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ قرآن کریم فی الجملہ تورات کا مصدق ہے نہ کہ موجودہ بائیبل کا۔ موجودہ بائیبل تو بے حد محرف و مبدل ہو چکی ہے اور اس کی بہت ساری باتیں الحاقی ہیں۔ علاوہ اس کی کئی آئتیں قرآن کریم کی تعلیمات اور مضامین کے مخالف اور مغائر ہیں۔ ایسی صورت میں قرآن کبھی بھی رائج الوقت بائیبل کی تصدیق نہیں کر سکتا۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن کریم نے جہاں اپنے متعلق یہ دعویٰ کیا ہے مصدقا لما بین یدیہ یعنی وہ تورات وغیرہ سابقہ کتب سماوی کی تصدیق کرتا ہے وہاں تورات کے بارہ میں خصوصیت سے مُهَيْمِنًا عليه (المائدہ آیت ۴۸) کہ اس پر نگران ہے۔ کہا ہے۔ اس سے قرآن کریم کے مقام اور مرتبہ کا اظہار واضح ہے۔ ماسوا اس کے قرآن کریم موجودہ بائیبل کی تصدیق کیوں نہیں کرتا؟ اس کی وجوہات درج ذیل ہیں:-

(۱) قرآن کریم اہلِ کتاب کے متعلق فرماتا ہے:-

يُحَرِّفُونَ الْكَلِمَ عَنْ مَوَاضِعِهِ وَنَسُوا حَظًّا مِمَّا ذُكِّرُوا بِهِ وَلَا تَزَالُ تَطَّلِعُ عَلَىٰ خَائِنَةٍ مِنْهُمْ (المائدہ آیت ۱۳)

یعنی وہ کتاب کے الفاظ کو اُن کی جگہ سے بدل دیتے ہیں اور جس بات کی انہیں نصیحت کی گئی تھی اس کا ایک حصہ بھلا بیٹھے ہیں اور تو ہمیشہ اُن کی طرف سے کسی نہ کسی خیانت پر اطلاع پاتا رہتا ہے۔

خود بائیبل بھی اس حقیقت کی تصدیق کرتی ہے۔ چنانچہ یسعیاہ ۲۴ میں لکھا ہے "انہوں نے شریعت کو عدول کیا۔ آئین سے منحرف ہوئے" نیز یرمیاہ ۸ میں مرقوم ہے "تم کیونکر کہتے ہو کہ ہم تو دانشمند ہیں۔ اور خداوند کی شریعت ہمارے پاس ہے، لیکن دیکھ لکھنے والوں کے باطل قلم نے بطالت پیدا کی ہے"۔

ان حقیقت بیانیوں کی روشنی میں جب ہم بائیبل کے [illegible] بھلا ناموں اور [illegible] کا گہرا مطالعہ کرتے ہیں تو صاف معلوم ہوتا ہے کہ اس کے اندر بہت ساری تبدیلیاں اور تحریفیں کی گئی ہیں

(۲) اسی طرح موجودہ بائیبل کی مختلف آیتوں کے درمیان تناقضات پائے جاتے ہیں۔ ایک ہی کتاب کے لئے یہ بات نا ممکن ہے۔ الہامی کتاب میں اختلافات کا پایا جانا اس بات کو قطعی طور پر ثابت کر دیتا ہے کہ اس کلام میں تحریف و الحاق پائے جاتے ہیں۔ اور یہ من عند غیر اللہ ہے۔ چنانچہ قرآن کریم فرماتا ہے ولو كان من عند غير الله لوجدوا فيه اختلافا كثيرا یعنی اگر قرآن یہ خدا کی طرف سے نہ ہوتا تو اس میں بہت سے اختلافات پائے جاتے۔ اس نکتے کے ذریعہ قرآن کریم نے جہاں اپنی صداقت کا محکم ثبوت اثباتی رنگ میں پیش کیا وہاں جو کتاب بھی بجز قرآن کریم کے ایسا دعویٰ کرتی ہے مگر اپنے ساتھ اس کے واضح اور مدلل ثبوت نہیں رکھتی۔ اس کی صداقت یا عدم صداقت معلوم ہو جاتی ہے۔ صرف بات یہ ہے کہ اس پہلو سے قرآن کریم موجودہ بائیبل کی تصدیق اس لئے نہیں کرتا کہ اس میں بہت ساری متضاد باتیں اور متناقضات پائی جاتی ہیں۔

بعض محققین نے بھی اس بات پر اپنی یقینی رائے کا اظہار کیا ہے کہ موجودہ اناجیل میں متاخرین نے بعض باتیں اپنی طرف سے شامل کی ہیں۔ چنانچہ انجیل مرقس کی آخری بارہ آیات کے متعلق انسائیکلو پیڈیا برٹینکا کے ایڈیشن ۱۱ جلد ۱۷ صفحہ ۴۳ میں لکھا ہے:-

"They were added to The original account latter still probably in The Second century probably to Take The Place of The Ending which Had bee lost or which was regarded as defective"

یعنی یہ آیتیں اصل انجیل کے ساتھ بعد میں غالباً دوسری صدی کے اوائل میں زائد کی گئی ہیں۔ تاکہ انجیل کے خاتمہ کی جگہ لیں جو ضائع ہو چکا ہے یا اسے ناقص خیال کیا گیا تھا۔

(۳) یہ بات ایک معمولی عقل و سمجھ رکھنے والا بھی سمجھ سکتا ہے جس میں قرآنی تعلیمات اور اس کے مضامین کی مخالفت پائی جاتی ہے۔ مثال کے طور پر قرآن پاک نے تمام انبیاء کو معصوم من الخطا قرار دیتے ہوئے اُن کے فضائل بیان فرمائے ہیں۔ برخلاف اس کے بائیبل نے حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر تمام نبیوں [illegible]

پر نہایت بھیانک اور افسوسناک الزامات لگائے ہیں۔ حضرت آدم علیہ السلام کو نافرمان و گنہگار (پیدائش باب ۲) حضرت نوح علیہ السلام کو شرابی (پیدائش باب ۹) حضرت ابراہیم علیہ السلام کو جھوٹا (پیدائش باب ۱۲) قرار دیا گیا۔ حضرت لوط علیہ السلام اور اُن کی پاک باز بیٹیوں کے متعلق اسی طرح حضرت داؤد علیہ السلام اور حضرت سلیمان علیہ السلام پر نہایت حیا سوز اور شرمناک الزامات لگائے گئے ہیں (ملاحظہ ہو پیدائش باب ۱۹ سموئیل ۲ باب ۱۱۔ سلاطین ۱ باب ۱۱)

حالانکہ ان سب انبیاء کو قرآن کریم نے معصوم عن الخطاء اور خدا تعالیٰ کے مقرب اور پاکباز ٹھہرایا ہے۔

اس صورت میں قرآن کریم کو موجودہ انجیل کا مصدق قرار دینا بہت بڑی نادانی اور واضح دھوکہ ہے۔ یہ جو قرآن کریم نے اہل کتاب کو کہا آمنوا بما انزلت مصدقا لما معکم فرمایا کہ انہیں قرآن کریم پر ایمان لانے کی دعوت دی ہے تو اس میں مصدق سے مراد وہ بشارات اور پیشگوئیاں ہیں۔ جو اُن کی کتب میں پائی جاتی ہیں۔ اور اُن لوگوں کو اپنی ہی کتب کی روشنی میں غور کرنے کی دعوت دی گئی ہے۔ پھر بھی اگر وہ ایمان نہیں لاتے تو ایک پہلو سے وہ خود ہی اپنی کتب کے نافرمان ٹھہرتے ہیں۔

نیز قرآن کریم نے اپنے آپ کو سابقہ کتب پر "مہیمن" یعنی محافظ و نگران قرار دیا ہے (دیکھو مائدہ آیت ۴۹) اس طرح قرآن مجید کا یہ دعویٰ ہے کہ سابقہ صحائف جنہیں الہامی خیال کیا جاتا ہے ان کی تعلیم کی صحت یا عدم صحت کا معیار قرآن کریم ہے۔ اور ہر وہ تعلیم اور ہر وہ بات جو قرآن کریم کے خلاف ہو وہ خدائی تعلیم نہیں ہو سکتی۔

قرآن کریم کی ایک آیت کی بنا پر مسلمانوں کو بائیبل پر ایمان لانے کی دعوت دینے والے پروفیسر صاحب کیا مذکورہ آیت کی روشنی میں قرآن کریم پر ایمان لانے کے لئے تیار ہیں؟

یہ بات تسلیم شدہ ہے کہ قرآن مجید بائیبل کی طرح محرف و مبدل ہے اور نہ اس میں کوئی بات الحاقی ہے۔ چنانچہ انسائیکلو پیڈیا برٹینیکا کی یہ تصدیق ہے کہ "Efforts of European Scholars to prove The Existence of Later interpolation in the Quran

یعنی یورپین علماء کی یہ کوششیں کہ وہ ثابت کریں کہ قرآن مجید میں بعد کے زمانہ میں بھی کوئی تبدیلی ہوئی بالکل ناکام ثابت ہوئی ہیں۔

(۳)

پروفیسر صاحب نے اپنے مضمون میں عیسائیوں کو توحید پرست قرار دیتے ہوئے لکھا ہے:۔

"پس مسیحی مذہب ایک زندہ خدا کو مانتا ہے اور اسی کو پیش کرتا ہے اس کا ظہور عیسیٰ ابن مریم المسیح میں مکمل طور سے ہوا۔ . . . . مسیحی ہرگز تین خدا کے ماننے والے نہیں وہ خدائے واحد اور اس کے تین اقنوم کو پیش کرتے ہیں جو کہ باپ بیٹا اور روح القدس کے نام سے کہلاتے ہیں"

اس ایک ہی فقرے میں پروفیسر صاحب کے اقرار و انکار کا تماشا نظر آ جاتا ہے وہ عیسائی مذہب کو توحید پرست قرار دیتے ہوئے ایک ہی سانس میں باپ بیٹا اور روح القدس کو بھی خدا مان لینے کی دعوت دے رہے ہیں۔ اور تین اقنوم یا تثلیث کا نامعقول مسئلہ بھی پیش کرتے ہیں۔ گویا ایک ہی سانس میں اقرار بھی اور انکار بھی!!

ہم اس توحید و تثلیث کے اُلجھن میں پڑے بغیر پروفیسر صاحب سے اس سلسلہ میں چند استفسارات کرنا چاہتے ہیں۔

(الف) آپ کے نزدیک تثلیث کے تین اقانیم ہیں۔ یعنی باپ۔ بیٹا اور روح القدس۔ آیا ان تینوں اقانیم میں کوئی مابہ الامتیاز بھی ہے یا نہیں۔ اگر کوئی بھی مابہ الامتیاز نہیں تو تین اقانیم سے کیا مراد ہے؟ صرف ایک ہی ہوا۔

(ب) اگر تینوں اقانیم قادر مطلق ہیں تو تین کی کیا ضرورت تھی؟ ایک ہی کافی ہو سکتا ہے۔ دو زائد کیوں؟

(ج) اگر تینوں میں سے صرف ایک قادر مطلق ہے اور باقی دونوں میں یہ صفت نہیں پائی جاتی تو ماننا پڑے گا کہ یہ دونوں اقنوم ناقص ہیں۔ اور ناقص افراد کا مجموعہ بھی ناقص ہی ہوتا ہے۔ وہ وجود جس کے اندر نقص پایا جاتا ہو کس طرح خدا ہو سکتا ہے!

(د) تین اقنوم میں سے ایک یعنی حضرت مسیح ناصری خدائے مجسم تھے تو یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا خدائے مجسم ممکن ہے؟ حالانکہ انجیل نے صاف لکھا ہے کہ خدا کا مجسم محال ہے۔ ملاحظہ ہو:۔

"اگرچہ اُنہوں نے خدا کو جان تو لیا مگر اُس کی خدائی کے لائق اس کی تمجید اور شکر گذاری نہ کی بلکہ باطل خیالات میں پڑ گئے۔ اور اُن کے بے سمجھ دلوں پر اندھیرا چھا گیا۔ وہ اپنے آپ کو دانا جتا کر بے وقوف بن گئے۔ اور غیر فانی خدا کے جلال کو فانی انسان اور پرندوں اور چوپایوں اور کیڑوں مکوڑوں کی صورت میں بدل ڈالا"

(رومیوں ۱ / ۲۲-۲۱)

اس سے ظاہر ہے کہ خدا کا تجسم محال ہے اور اُسے کسی انسانی صورت میں تصور کرنا کفر اور بے دینی ہے۔ فرمایئے پروفیسر صاحب مسلمانوں کو بھی اس بے دینی کی دعوت کیوں دے رہے ہیں۔

(ھ) اگر الوہیت مسیح یا تثلیث درست ہو تو ہر ایک خدا کو مرکب من الجزئین یعنی مابہ الامتیاز اور مابہ الاشتراک ماننا پڑے گا۔ اور یہ حقیقت ہے کہ خدا کبھی مرکب نہیں ہو سکتا۔

غرض کہ تثلیث و اقانیم ثلاثہ کے عقیدے سے عیسائیوں کو کئی اُلجھنوں کا سامنا کرنا پڑے گا۔ اس لئے بہتر ہوگا کہ پروفیسر صاحب سب سے پہلے وہ اس قسم کے اُلجھنوں سے اپنے آپ کو نجات دلائیں اس کے بعد مسلمانوں کو "نئے طرزِ عمل" کی دعوت دینے کی تکلیف گوارا فرمائیں۔

(۴)

پروفیسر صاحب اپنے مضمون میں آگے رقمطراز ہیں:۔

"مسیحی دین عیسیٰ ابن مریم المسیح جو کہ از روئے قرآن کلمۃ اللہ اور روح اللہ ہے کی بشارت مسلمانوں کو پیش کرتا ہے . . . . . اس طرح وہ خدا تعالیٰ کا "مکمل ظہور ہے"۔ اُنہوں نے اس فقرے کے ذریعہ یہ تأثر دینے کی کوشش کی ہے کہ چونکہ قرآن کریم نے حضرت مسیح ابن مریم کو کلمۃ اللہ اور روح اللہ کہا ہے۔ اس لئے آپ میں الوہیت پائی جاتی ہے۔ اور اس طرح آپ خدا بن جاتے ہیں!!

یہ بھی پادری صاحب کی غلط بیانی اور دھوکہ دہی ہے!!

باوجود اس کے قرآن کریم حضرت مسیح ابن مریم کے متعلق روح من اللہ اور کلمہ کے الفاظ استعمال فرمائے ہیں۔ لیکن قرآن کریم آپ کو ہرگز خدا نہیں کہتا۔ بلکہ اس خیال کی تردید کرتے ہوئے اس عقیدے کو کفر گردانتا ہے چنانچہ فرماتا ہے لقد کفر الذین قالوا ان اللہ ھو المسیح ابن مریم یعنی حضرت مسیح علیہ السلام کو خدا کہنے والے کافر ہیں

قرآن پاک نے صرف حضرت مسیح ناصری کے متعلق ہی روح من اللہ کا لفظ استعمال نہیں کیا ہے بلکہ حضرت آدم علیہ السلام حضرت جبریل علیہ السلام وغیرھم کے متعلق بھی یہ لفظ استعمال کیا ہے۔ ملاحظہ ہو۔ ونفخ فیہ من روحہ (سجدہ) ونفخت فیہ من روحی (حجر - ص) فارسلنا الیھا روحنا فتمثل لھا بشرا سویا (مریم)

اگر روح اللہ کا لفظ حضرت مسیح ناصری کے متعلق استعمال کرنے سے وہ خدا بن سکتے ہیں تو حضرت آدمؑ اور حضرت جبریلؑ کے متعلق بھی خدا کیوں نہیں تسلیم کیا جا سکتا؟

خود بائیبل میں روح اللہ اور خدا کی روح وغیرہ الفاظ غیر اللہ کے لئے بے شمار مرتبہ استعمال ہوئے ہیں۔

اسی طرح کلمہ کا لفظ بھی کسی فرد بشر کو خدا نہیں بنا سکتا۔ خدا تعالیٰ کے کلمات بے شمار اور بے حد حساب ہیں۔ خدا تعالیٰ خود فرماتا ہے:۔

لو کان البحر مدادا لکلمات ربی لنفد البحر قبل ان تنفد کلمات ربی ولو جئنا بمثلہ مددا (الکھف)

یعنی تو اُنہیں کہہ دے کہ اگر خدا تعالیٰ کے کلمات کے لکھنے کے لئے ہر ایک سمندر روشنائی بن جاتا تو میرے رب کے کلمات ختم ہونے سے قبل ہر ایک سمندر کا پانی ختم ہو جاتا گو اسے زیادہ کرنے کے لئے ہم اتنا ہی اور پانی سمندر میں لا ڈالتے۔

اگر خدا کے کلمات خود خدا بننے لگے تو دُنیا کا ہر ذرہ خدا بن جاتا۔ اس لئے حضرت مسیح ابن مریم کے روح من اللہ اور کلمہ ہونے سے ہرگز یہ مراد نہیں کہ وہ خدا بن گئے ہیں۔ البتہ وہ خدا تعالیٰ کے ان گنت اور بے شمار کلمات میں سے ایک کلمہ ضرور ہو سکتے ہیں۔ لیکن خدا نہیں ہو سکتے۔

درخواستِ دعاء

خاکسار کو دماغی و اعصابی ضعف کی تکلیف کے ساتھ عرصہ پانچ ماہ سے ہائی بلڈ پریشر کی تکلیف ہے۔ علاج جاری ہے۔ پہلے سے کسی قدر افاقہ ہے۔ تمام احباب جماعت کی خصوصی دعاؤں کی بے حد ضرورت ہے جس کے لئے عاجزانہ درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ کامل صحت کے ساتھ خدمتِ دین کی توفیق دے۔ آمین۔

خاکسار

محمد حفیظ بقاپوری

ایڈیٹر بدر قادیان

نوحؑ اور طوفانِ نوحؑ

از محترم مولانا محمد ابراہیم صاحب فاضل قادیانی نائب ناظر تالیف و تصنیف

اللہ تعالیٰ نے حضرت نوح علیہ السلام کو مبعوث فرمایا اور انہوں نے اپنی قوم کو خدا تعالیٰ کی طرف دعوت دی اور بار بار ہوشیار کیا۔ ان کی قوم نے ان کی دعوت کی ذرا بھی پرواہ نہ کی اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے نوح تو اپنی قوم پر عذاب الیم کے آنے سے قبل ان کو ہوشیار کر چنانچہ انہوں نے فرمایا کہ اے میری قوم اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور اس کا تقویٰ اختیار کرو۔ اور میری بات مانو۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ اللہ تعالیٰ تمہارے گناہ معاف کر دے گا۔ اور تمہیں ایک مقررہ وقت تک مہلت دے گا تم اس بات کا یقین کر لو کہ اللہ تعالیٰ نے جو مدت و میعاد تمہاری قوم کی تباہی و بربادی کے لئے مقرر کر دیا ہے وہ آگے پیچھے نہیں کی جاتی۔ حضرت نوح علیہ السلام نے ان کے لئے رات دن دعائیں بھی کیں اور آخر اللہ تعالیٰ سے عرض کی کہ میری تبلیغ و پکار سے وہ اور بھی دور بھاگ گئے ہیں۔ اور وہ اپنی انگلیاں اپنے کانوں میں ڈال لیتے ہیں اور میری طرف سے اپنی توجہ ہٹا کر اور انکار پر اصرار کرتے اور تکبر سے کام لیتے ہیں۔ میں نے ظاہری اور پوشیدہ طور پر سمجھانے کی کوشش کی اور ان کو یقین دلانا چاہا کہ تم اپنے رب سے بخشش طلب کرو وہ بہت بخشنے والا بادل بھیجے گا۔ اور مالوں اور اولاد کی وسعت سے تمہاری مدد کرے گا۔ اور تمہارے لئے گھنے باغات اگائے گا اور تمہارے لئے دریا جاری کر دے گا جن سے تمہاری زمینیں سیراب ہوں گی۔ اور غلے اُگیں گے۔ مگر ان کی قوم کے کانوں پر جوں تک نہ رینگی اور انہوں نے ہر طرح کے دلائل استعمال کرنے کے بعد خدا تعالیٰ سے کہا کہ خدایا میری بات ماننے کے لئے قطعاً تیار نہیں وہ سخت گمراہ قوم ہے جو دوسروں کو بھی گمراہ کرتی ہے اے خدا تو ان ظالموں کی ناکامیوں کو بڑھا دے اور نوحؑ نے اپنے رب سے ان کے لئے یہ دعا کی کہ اے خدایا زمین پر کافروں کا کوئی گھر باقی نہ رہے اگر تو ان کو اسی طرح آزاد چھوڑ دے رکھے گا تو یہ تیرے دوسرے بندوں کو بھی گمراہ کر دیں گے اور صرف فاجر اور کافر نسلیں ہی پیدا کریں گے۔ یوں ہو کہ یہ ظالم صرف تباہیاں ہی بڑھیں اور ان کو کامیابی حاصل نہ ہو بلکہ وہ تباہ و نامراد مریں۔

ان کی اس دعا کا یہ نتیجہ ہوا کہ سوائے چند مومنوں کے باقی ساری قوم ایک خطرناک طوفان کا شکار ہو گئی اور پیچھے آنے والوں کی عبرت کا سامان چھوڑ گئی۔ اس طوفان نوح کا ذکر دنیا کے تمام ممالک اور قوموں میں موجود چلا آتا ہے۔

تاریخ اپنے اوراق دہراتی ہے اللہ تعالیٰ نے اس طوفانِ نوحؑ کا ذکر قرآن کریم میں پیشگوئی کے طور پر رکھ دیا اور بتا دیا کہ آئندہ بھی ایسے طوفان آ سکتے ہیں اور ہمارے اس زمانہ میں نوح ثانی حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے مبعوث فرما کر پھر طوفانِ نوح کی خبر دی جس طرح اللہ تعالیٰ نے حضرت نوح اور ان کے ساتھیوں کو اس طوفان سے بچانے کے لئے کشتی تیار کرنے کا حکم دیا تھا اور اس کے ذریعہ سے ان کو بچا لیا تھا ایسا ہی اس نے نوح ثانی علیہ السلام کو بھی ایک کشتی تیار کرنے کا حکم دیا۔ اور فرمایا واصنع الفلک باعیننا ووحینا۔ اور آپ نے "کشتی نوح" کے نام سے وہ قرآنی تعلیم دنیا کے سامنے پیش کی جس کے ذریعہ سے آنے والے طوفان نوح سے لوگ بچ سکتے تھے آپ نے بار بار دنیا کو آنے والے عذابوں سے وارننگ دی اور خدا تعالیٰ کے الہامات و وحی مقدس سنا سنا کر ان کو ہوشیار کرنے کے لئے جد و جہد کی، مگر دنیا نے آپ کی باتوں کو ایک کان سے سُن کر دوسرے کان سے نکال دیا اور آپ کی باتوں کی ذرا پرواہ نہ کی نتیجہ یہ ہوا کہ وہ طرح طرح کے عذابوں میں مبتلا ہوتے گئے۔ علاوہ دیگر مختلف قسم کے شدید و عالمگیر عذابوں کے طوفان بھی آئے اور بنگال کے حالیہ طوفان نے حد کر دی ہے اس بات کو تسلیم کیا جا رہا ہے کہ یہ طوفان گزشتہ طوفانوں اور طوفانِ نوح کو مات کر گیا ہے۔ اس طوفان کے ذریعہ سے ایسی تباہی آئی ہے کہ کبھی پہلے طوفان سے ایسی تباہی نہ آئی تھی۔ الہامات کے مطابق اس سے پہلے آنے والے سیلابوں کے ذریعہ سے تو صرف گھروں و صحنوں میں ہی ندیاں چلتی رہیں مگر اس طوفان نوح ثانی نے تو جزیروں کے جزیرے غرق کر دیئے اور لاکھوں انسانوں کو اپنی آغوش میں ایسا لے لیا کہ ان کا پتہ تک نہیں مل سکا۔ نوح اول کا طوفان بھی اس قدر تباہ کن نہ تھا جس قدر کہ یہ طوفان تباہ کن ثابت ہوا ہے اس سے تو آبادیوں کی آبادیاں غائب ہو گئی ہیں اللہ تعالیٰ نے تو خبردار کیا تھا کہ اگر یہ لوگ اپنی کرتوتوں سے باز نہ آئے تو "لاکھوں انسانوں کو تہ و بالا کر دوں گا۔"

اور "ایک اور قیامت برپا ہوئی ایک اور ہا ہو برپا ہوئی۔"

طوفان آیا دہی طوفان ہے (تذکرہ طبع اوّل ص ۶۶۲)

"بلائے ناگہانی۔" (ایضاً ص ۶۸۴)

کوئی کشتی اب بچا سکتی نہیں اس سیل سے
حیلے سب جاتے رہے اک حضرت تواب ہے

اس شعر میں بتایا گیا تھا کہ اس سیل کے وقت سمندری کشتیاں کام نہ آ سکیں گی اور وہ طوفان ایسی سمندری لہروں کی شکل میں ہوگا کہ بچاؤ کے لئے کشتیاں بیکار رہیں گی۔ ہاں ایک چیز ان کو اس سے بچا سکتی ہے اور وہ ہے خدا کی مدد جو توبہ اور رجوع کے ساتھ حاصل کیا جا سکتا ہے افسوس کہ دنیا نے خدا کی اس وارننگ سے جو اس نے محض اپنے فضل سے قبل از وقت اپنے نوح ثانی علیہ السلام کے ذریعہ سے دی تھی کچھ بھی فائدہ نہ اٹھایا اور خدا کے غضب شدید کا نشانہ بن کر دنیا کے لئے پھر ایک دفعہ نشان عظیم قائم کر دیا۔ اسی پر بس نہیں خدا تعالیٰ کا غضب زمین والوں پر بھڑک رہا ہے اور ان کو مزید ہاتھ دکھانے والا ہے کاش کہ وہ اب بھی اس سے عبرت حاصل کر کے آئندہ آنے والی عالمگیر تباہی سے بچ جائیں اور وہ ہے ایٹمی جنگ جس کے لئے تمام ممالک تیاری کر رہے ہیں اور جس کی خبر ایک مدت پہلے سے موجودہ زمانہ کے مامور نے ان الفاظ میں دے رکھی ہے :-

اک نشان ہے بڑا اپنے ناظر کچھ دن کے بعد
جس کی دہشت سے زمین ہو جائیگی زیر و زبر
فاسقوں اور فاجروں پر وہ گھڑی دشوار ہے
جس سے فیروں کے پھرنے کا دیکھینگے تم منظر
مجھ ہی ہو ہو وہ نہیں رکتا زمانہ میں نظیر
خوفناک عادت ہے کہ سمجھا جائے گا روز شمار
وقت ہے آ کر گرد جلدی تم کچھ رحم ہو
سمت کیوں بیٹھے ہو جب کوئی بیگر کو کنار
وہ تباہی آئے گی شہروں پہ اور دیہات پر
جس کی دنیا میں نہیں ہے مثل کوئی زینہار
ایک دم میں غم کدے ہو جائیں گے عشرت کدے
شادیاں جو کرتے تھے بیٹھیں گے ہو کر سوگوار
وہ جو تھے اونچے محل اور وہ جو تھے قصر بریں
پست ہو جائیں گے جیسے پست ہو اک جائے غار
ایک ہی گردش سے گھر ہو جائیں گے مٹی کا ڈھیر
جس قدر جانیں تلف ہوں گی نہیں ان کا شمار
پر خدا کا رحم ہے کوئی بھی اس سے ڈر نہیں
ان کو جو جھکتے ہیں اس درگہ پہ ہو کر خاکسار

پس اس طوفان نوح ثانی سے عبرت پکڑ کر لوگ اگر لوگ خدا کی طرف جھکیں تو وہ اس عالمگیر تباہی سے بچ سکتے ہیں۔ ورنہ اس نشان کے ذریعہ سے ایسی غیر معمولی تباہی ہوگی کہ اس کی مثال دنیا نے کبھی نہ دیکھی ہوگی۔ اس تباہی سے بچنے کے لئے دنیا ایٹمی تیاریاں کر رہی ہے۔ اور اس تیاری کو خفیہ رکھی خیال کرتی ہے مگر جو انسانی ذریعہ اس تباہی سے بچنے کے لئے خدا تعالیٰ نے مقرر فرمایا ہے۔ اس کو نظر انداز کر کے وہ وہی سامان تیار کر رہی ہے جس کے ذریعہ سے یہ تباہی اس پر آنے والی ہے مگر وہ اپنی نادانی سے اسے سمجھتی نہیں مگر مستقبل ان کو بتائے گا کہ وہ اس بارے میں سخت غلطی میں مبتلا تھی اور اپنی تباہی کے لئے خود اپنے ہاتھوں سے سامان تیار کر رہی تھی۔ روحانی طور پر بھی اور مادی طور پر بھی۔

۲۲۔ پس یہ بات واضح ہے کہ سنت اللہ بھی اسی طرح جاری ہے کہ بڑے عذاب سے پہلے وہ چھوٹے چھوٹے عذاب نازل کرتا ہے اور ایسا کرنے میں بھی اس کی سراسر رحمت ہی ہوتی ہے جیسا کہ قرآنی الفاظ لعلھم یرجعون میں واضح کیا ہے کہ تا ان سے عبرت حاصل کر کے وہ حق کی طرف رجوع کریں۔ اور اس وقت میں بھی خدا تعالیٰ نے اس سنت پر عمل کرتے ہوئے اس بڑی اور عالمگیر تباہی سے پہلے بطور وارننگ نسبتاً ہلکی تباہ کاریوں کے نمونے دنیا پر ظاہر کر رہا ہے جو اگرچہ اپنی جگہ پر بڑی ہی ہیبت ناک اور قیامت خیز ہیں۔ غرض جس طرح کہ اس زمانہ کے برگزیدہ بندے نے خدا تعالیٰ سے الہام پا کر پہلے ہی خبردار کر رکھا ہے کہ اگر دنیا نے ان انتباہوں سے فائدہ نہ اٹھایا اور اپنی سرکشی اور ظلم و تعدی سے باز نہ آئی تو عالمگیر تباہی کا آنا ناگزیر ہے۔ اور اس عالمگیر تباہی کی کسی قدر نقشہ ان اشعار میں کھینچ دیا گیا ہے جو مضمون نگار نے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے منظوم کلام سے اس جگہ نقل کئے ہیں۔ خدا کرے کہ دنیا ایسے وارننگ کے واقعات سے عبرت پکڑتے ہوئے اصلاح احوال کی طرف توجہ کرے تا وہ عالمگیر تباہی سے بچ جائے۔ ——— (بدر)

۱؎ قرآن کریم سے آیت ولنذیقنھم من العذاب الادنیٰ دون العذاب الاکبر لعلھم یرجعون (السجدہ آیت ۲۲)

ولادت

اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے خاکسار مورخہ ۱۹ بروز منگل تیسرا فرزند عطا فرمایا ہے جملہ احباب و بزرگان کی خدمت زچہ و بچہ کی صحت و سلامتی اور عزیز نومولود کے خادم دین ہونے اور درازی عمر کے لئے درخواست دعا ہے۔ نیز خاکسار ایک عرصہ سے بیمار چلا آیا ہے صحتیابی اور کاروبار میں ترقی کیلئے دعاؤں کا محتاج ہے۔

خاکسار محمد سعید انور سوہل [illegible] قادیان

محترم پیارے والدین کی یاد میں

از محترمہ زینب حسن صاحبہ بنت محترم سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب مرحوم ڈھاکہ

بزرگ والد صاحب کی طرح ہماری پیاری والدہ محترمہ بھی اس سال ہم کو چھوڑ کر اس دنیائے فانی سے رخصت ہو گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ ابھی تک دل اس کو برداشت نہیں کرتا ہے۔ اور ہمارے دل آپ کی جدائی اور یاد میں غمگین ہیں۔ محترمہ والدہ صاحبہ کی رحلت سکندرآباد دکن میں ۔۔ جنوری ۱۹۷۱ء کو واقع ہوئی۔ اور ابھی تک آپ کا مبارک تابوت امانتاً وہیں رکھا ہے جو امید ہے کہ اس سال کے آخر پر جلسہ سالانہ کے موقعہ پر قادیان کے بہشتی مقبرے میں اپنے قابل و محترم شوہر حضرت سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب کے پہلو میں پہنچا دیا جائے گا۔ انشاء اللہ۔ اللہ تعالیٰ کی ہزار ہزار رحمتوں اور برکتوں کا نزول ہر دم ان پر ہو۔ اور دونوں کے درجات بلند سے بلند تر ہوں اور اللہ تعالیٰ کی رضامندی اور قرب نصیب ہو۔ آمین۔

قبلہ والد صاحب کی وفات کے بعد ہم خوش نصیب تھے کہ ہم کو آٹھ سال تک محترمہ والدہ صاحبہ کا شفیق و محبت بھرا اور نیکیوں کا مجسم وجود ہمارے ساتھ رہا۔ ہم ان کی پاک محبت بھری صحبت سے مستفید ہوتے رہتے۔ ہم اللہ تعالیٰ کے احسانوں کا جس قدر شکر کریں کم ہے۔ خصوصاً مجھے عاجزہ کو ان کے بابرکت پیارے ہاتھ کے خطوط ہر ہفتہ دیکھنے نصیب ہوتے تھے۔ باوجود ایسی ضعیفی اور آنکھوں کی کمزوری کے وہ مجھ کو اپنے ہاتھ کے انداز سے لکھا کرتی تھیں جو بہت سے دل کو شاد فرماتی رہتی تھیں اور اپنی قیمتی محبت بھری دعاؤں سے ہمارے دلوں کو تسکین دیتی رہتی تھیں۔ حتیٰ کہ آپ کے پیارے سے قیمتی خطوط مجھ کو آپ کی وفات کے بعد تک ملتے رہے۔ (چند روز سکندرآباد سے خط آنے میں دس بارہ دن لگ جاتے ہیں) یہ اللہ پاک کے احسانوں کا جس قدر شکر کروں کم ہے۔ ۔۔ ان بزرگ والدین رضی اللہ عنہما کے احسانوں ۔۔ کا جس قدر شکر گذار ہوں کم ہے۔

میرے محترم والدین شروع میں احمدیت سے دور تھے اور ایک ایسی جماعت سے تعلق رکھنے والے تھے جو ظاہر میں تو مسلمان کہلاتے ہیں لیکن اسلام سے دور جماعت اسماعیلی کے گھر پیدا ہوئے تھے جہاں اسلام کے پانچ ارکان میں ایک پر بھی عمل نہیں ہوتا۔ یعنی بقول اکبر الہ آبادی کے

نہ نماز ہے نہ روزہ نہ زکوٰۃ نہ حج ہے

اور نہ ان پر ان کا ایمان ہے۔ اور اصول ایمان میں بھی خدا اور آنحضرتؐ کی رسالت پر زبانی ایمان تو ہے مگر اصل زور حاضر امام پر ہے جن کو ان کے اصول کے مطابق دین کے ہر اصول کو منسوخ کرنے کا حق ہے چنانچہ مرحوم آغا خان نے اپنے اس مزعومہ اختیار کی بناء پر روزہ رکھنا اپنی جماعت کے لئے ممنوع قرار دیا اور قرآن کو ترک کرا دیا اور پردہ کی پابندی کو قابل سزا قرار دیا۔ غرض آغا خانی فرقہ ایک اباحتی ماڈرن (modern) مذہبی جماعت ہے جس میں اسلامیت تو کم نظر آتی البتہ تنظیم اور پابندی وغیرہ بہت ہے۔ اور چونکہ وہ مالدار قوم ہے اپنی جماعت کے افراد کی مالی طور پر سے امداد بھی بہت کر سکتی ہے۔

غرض میری پیاری امی جان بھی اپنے بچپن اور جوانی کے کچھ حصہ تک اسی جماعت سے تعلق رکھتی رہیں۔ چونکہ نیک طبیعت تھی۔ ان کے دل میں نماز سے محبت ہو گئی۔ جب جوان ہوئی تو کسی نے کہا کہ اگر آپ کی شادی ہو گئی جہاں نماز نہیں پڑھی جاتی بلکہ منع ہے تو کیا کرو گی۔ تو فرماتی تھیں کہ میں اپنے شوہر سے چھپ کر پڑھ لیا کروں گی۔ یہ ان کی نیک و پاک خواہش ہی تھی کہ خدا نے اپنے فضل سے ان کو ایسا شوہر دیا جو پہلے تو خود بھی کبھی کبھی نماز پڑھتے تھے۔ مگر احمدیت کے قبول کرنے کے بعد ان کا گھر ایک مسجد ہو گئی۔ جہاں پانچ وقت کے علاوہ تہجد اور تعلیمی نماز بروقت ادا کی جاتی تھی۔ پھر جب کہ میں نے بتایا کہ آغا خانی مذہب میں پردہ نہیں ہوتا۔ میری والدہ محترمہ رضی اللہ عنہا نے بھی وہیں زندگی میں پردہ نہیں کیا تھا۔ البتہ احمدیت کے قبول کرنے کے بعد اس پر بھی عمل شروع کیا۔ اسی طرح زکوٰۃ، روزہ، حج کی ادائیگی بھی اپنے فضل سے پوری فرمائی۔ صدقہ خیرات رشتہ داروں سے حسن سلوک مہمان نوازی احمدی خواتین کی امداد ۔۔ دفتر بار کی ضروریات کو پورا کر کے ہر ایک سے بھلائی کرنا ان کی فطرت میں بلکہ ان کی رگ رگ میں سمایا ہوا تھا۔ سلسلہ کی ہر ایک آواز پر دل و جان سے لبیک کہتیں۔ اور چندوں وغیرہ میں حصہ لیتیں لجنہ اماء اللہ کی آپ آخر عمر تک صدر رہیں۔ باقاعدگی کے ساتھ جلسہ اپنے گھر پر کرواتیں چائے وغیرہ سے تواضع فرماتیں۔ کبھی حیدرآباد سے باہر تشریف لے جانے کا موقعہ ملا تو بمبئی بنگلور وارنگل۔ مدراس بنگلور وغیرہ کی لجنہ کا اجلاس ضرور کروایا کرتیں۔ اس ۔۔ بہنوں سے ملنے کا اور مہمان نوازی کا موقعہ حاصل ہوتا۔ وقت کی قدر اور پابندی۔ گھر کی صفائی۔ پھولوں سے محبت آخر وقت تک جبکہ آنکھوں سے دکھائی بھی نہیں دیتا تھا۔ وہ اپنے ہاتھوں کے انداز سے کام میں مصروف رہتی تھیں۔ وقت کو ضائع نہیں کرتی تھیں اور ہر وقت ان کی ساری زبان ذکر الٰہی سے تر رہتی تھی اٹھتے بیٹھتے لیٹے غسلخانہ میں ہر وقت دعائیں اپنے لئے اور اپنی اولاد اور جماعت اور رشتہ داروں کے لئے عاجزانہ گڑگڑاتے ہوئے فرماتی تھیں۔ آہ! میری والدہ صاحبہ اور والد صاحب رضی اللہ عنہما دونوں کی زندگی ایک دوسرے سے بڑھ کر تھی۔ اللہ تعالیٰ کی بے شمار اور بے حساب ان پر فضل و رحم کی بارش ہو۔ آمین۔

خدا نے ان کی آزمائش بھی ہر طرح کی اولاد کی طرف سے ہماری نہایت نیک صبر والی بہن ہاجرہ دردناک بیماری میں مبتلا ہو کر ہم سب سے جدا ہو گئیں۔ میری دوسری بہن امۃ الحفیظ شادی کے بعد اپنے خاوند کے ساتھ جو غالباً شادی کی غرض سے احمدی ہوا تھا پھر آغا خانی ہو گئی۔ شوہر تو فوت ہو گئے مگر حفیظہ ابھی تک اپنے تمام بچوں کے ساتھ اس جماعت کے ساتھ پکا تعلق رکھتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس کو صحیح ہدایت نصیب کرے۔ اور تمام بچوں کے ساتھ اسلام قبول کرنے اور اپنے مقدس والدین کی روح کو تسکین پہنچانے کا باعث بنائے۔ آمین۔

میری سب سے بڑی ہمشیرہ صاحبہ جنکو بچپن سے لے کر آخر عمر تک والدین کے قریب رہنے کا موقعہ ملا۔ بہت نیک اور اپنے محترم والدین کی دل و جان سے خدمت کرتی رہیں۔ باوجود اس کے ان کی اپنی اکلوتی لڑکی عزیزہ ۔۔ تقریباً ۳ سال سے مرگی کی دردناک بیماری میں مبتلا ہیں محترم والدین کو ان کی ۔۔ سے بھی بہت رنج و فکر رہا۔ مولا کریم اپنے فضل ۔۔ کو صحت بخشا ہے ۔۔ فرمائے اور ان کے والدین کو تمام صبر و آزمائش اور خدمت کا بہترین بدلہ دونوں جہان میں جلد دے اور محترم والدین کی روح کی تسکین کا باعث بنائے۔ آمین۔

غرض محترم والدین نے ہر آزمائش اور غم اور رنج کو صبر و ہمت سے برداشت کیا اور خدا کی رضامندی کو ہاتھ سے نہ جانے دیا۔ حتیٰ کہ ان کی آزمائش مالی طور سے بھی ہوئی۔

غرض محترم والدین رضی اللہ عنہما کی پاک زندگی ہمارے لئے ایک مثالی زندگی ہے۔ مولا کریم ہم کو ان کے پاک نقش قدم پر چلنے والی اولاد بنائے اور اس کی خوشنودی کی راہ پر چلا کر خاتمہ بالخیر فرمائے۔ اور میرے مقدس والدین رضی اللہ عنہما کے تمام گناہوں کو درگزر فرما کر ان کی ہر چھوٹی بڑی نیکیوں کو اپنے فضل سے قبول فرما کر اپنے قرب اور حضرت رسول پاک و حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا قرب نصیب کرے اور اپنے بے شمار فضل و رحمتوں کی بارش فرما کر درجات بلند سے بلند فرمائے۔ آمین۔

میں احباب کو یہ بھی مطلع کردوں کی کہ جوبلی ہال جو قبلہ والد صاحب رضی اللہ عنہ کی تعمیر کردہ مسجد تھی وہ عرصہ تین سال سے گری پڑی ہے۔ حالیہ طوفان میں بالکل برباد ہو گئی ہے اور اس کا تمام سامان آہستہ آہستہ ایک ایک کر کے چوری ہو رہا ہے۔ میں تمام جماعت خصوصاً حضرت سیٹھ صاحب رضی اللہ عنہ سے تعلق و اخلاص رکھنے والے احباب سے اور جماعت حیدرآباد دکن سے ۔۔ درخواست کرتی ہوں کہ وہ اس طرف توجہ فرمائیں اور کوشش فرما کر اس قیمتی یادگار کو پھر دوبارہ تعمیر فرماتے ہیں جلد کامیاب ہو جائیں اور یہ مسجد سلسلہ کے لئے ترقی اور مفید ثابت ہو۔ ہماری زندگی میں اور محترم والدین رضی اللہ عنہما کی روح کو تسلی کا باعث بنائے۔ آمین۔

بھائی بہنوں کی خدمت میں محترم والدین کی مغفرت اور ان کے درجات کی بلندی اور ہر دم فضل کی بارش ہونے کے لئے دعا کی درخواست کرتی ہوں۔ اللہ تعالیٰ ان کی دعائیں اسلام احمدیت کے لئے اور ہم تمام اولاد کے لئے اور اپنے لئے سب قبول فرمائے اور اپنے فضلوں سے نوازے۔ آمین۔

جزاکم اللہ احسن الجزاء

درخواست دعا

خاکسار کی خوشدامنہ صاحبہ سخت بیمار ہیں ان کی کامل شفایابی کے لئے دعاؤں کی درخواست ہے

خاکسار

محمد شمس الحق بنگالی دارالبیعت

خط و کتابت کرتے وقت خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں

دنیا میں احمدیت کا اثر و نفوذ

بقیہ صفحہ ۴

حضور نے خود فرمایا :-

"میرے دل کو تو ویسے ہی اللہ تعالیٰ نے محبت کرنے والا بنایا ہے۔ اور پانچ پانچ۔ سات سات سال کی عمر کے چھوٹے چھوٹے بچوں سے مجھے بڑا اُنس ہے۔ چنانچہ مَیں تو اپنی اس دلی کیفیت کے مطابق ان کے بچوں کو بھی پیار کرتا رہا ہوں۔ لیکن جب مَیں نے پہلی مرتبہ ایک افریقن بچے کو اپنی گود میں اٹھایا اور مَیں نے اس کو پیار کیا تو مجھے اس عمل پر ایک دھیلہ بھی خرچ نہیں کرنا پڑا۔ لیکن مَیں نے دیکھا کہ سارے مجمع پر اتنا اچھا اثر ہُوا کہ وہ اچھل پڑے۔ اور وہ حیران تھے کہ کیا ہمارے بچے بھی اس قابل ہیں کہ ان سے پیار کیا جائے ...... اُن کا تو حال دیکھنے والا ہوتا تھا جب مَیں ان کو گلے لگا لیتا تھا (بعض اچھا کام کرنے والے ہوتے تھے اُن سے میں پیار کرتا تھا) یہاں بڑا غلط خیال ہے کہ حبشی کے جسم سے بدبُو آتی ہے میرا خیال ہے کہ مَیں نے وہاں کئی ہزار معانقے کئے ہیں اور سوائے ایک یا دو آدمیوں کے قطعاً کوئی بُو نہیں آئی۔"

(بدر ۲۲ اکتوبر ۱۹۷۰ء صک)

الغرض تحریکِ احمدیت جو تجدید و احیاءِ دین اور تبلیغ و اشاعتِ اسلام کا عظیم الشان مقصد لے کر ظہور پذیر ہوئی آج ساری دُنیا پر اثر انداز ہو کر نفوذ حاصل کرتی چلی جا رہی ہے۔ علماء نے اس جماعت سے بے اعتنائی برتی اور اس کے مٹانے کے درپے رہے اور اسی میں اپنی ساری طاقت خرچ کر ڈالی۔ مگر نہ تو وہ احمدیت کا کچھ بگاڑ سکے۔ اور نہ ہی اُس کے بالمقابل اُمتِ محمدیہ کو کوئی نعم البدل دے سکے۔ اور ایسا کیوں نہ ہوتا جب کہ بانیٔ جماعتِ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ فرمایا ہُوا ہے کہ :-

"اے تمام لوگو! سُن رکھو کہ یہ اس کی پیشگوئی ہے جس نے زمین و آسمان بنایا۔ وہ اپنی اس جماعت کو تمام ملکوں میں پھیلا دے گا۔ اور حجت اور بُرہان کی رُو سے سب پر اُن کو غلبہ بخشے گا۔ اور وہ دن آتے ہیں بلکہ قریب ہیں کہ دُنیا میں صرف یہی ایک مذہب ہوگا جو عزت کے ساتھ یاد کیا جائے گا۔ خدا اس مذہب اور اس سلسلہ میں نہایت درجہ اور فوق العادت برکت ڈالے گا۔ اور ہر ایک جو اس کے معدوم کرنے کا فکر رکھتا ہے نامراد رکھے گا اور یہ غلبہ ہمیشہ رہے گا یہاں تک کہ قیامت آجائے گی۔"

(تذکرۃ الشہادتین صفحہ ۶۴-۶۵)

وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

جماعت احمدیہ ماریشس کا کامیاب جلسہ سالانہ

بقیہ صفحہ ۲

بعدہٗ سیمینار کا آغاز ہُوا۔ پہلی تقریر مسٹر یعقوب گانتی ایڈمنسٹریٹو آفیسر منسٹری آف لیبر نے کی جنہوں نے موجودہ دَور کے نوجوانوں کے کردار پر روشنی ڈالی۔ ان کے بعد جماعت کی طرف سے مکرم و محترم احمد ید اللہ صاحب بھنو نے فرنچ زبان میں مسلمان نوجوانوں کی ذمہ داریوں اور اخلاق و کردار پر قرآنی اور اسلامی تعلیمات کی روشنی میں پُرجوش تقریر کی۔ مکرم ید اللہ بھنو صاحب کی پُرمغز تقریر کے بعد ایک اور مہمان مقرر مسٹر حسین بخش پرنسپل اسلامک کلچرل کالج پورٹ لوئس نے تقریر کی۔ آپ نے نوجوانوں کو مشورہ دیا کہ وہ بے راہ روی اور مغربیت کی اندھا دھند تقلید کو چھوڑ کر اخلاقی اور مذہبی اقدار کو اپنا کر ہی صحیح زندگی بسر کر سکتے ہیں۔ آخر میں خاکسار نے سورۃ نور سے جوانوں کے متعلق چند احکام بتائے اور بتایا کہ یہی پاکیزہ تعلیم انسانی عزت و شرف اور پُرامن زندگی کی ضامن ہے۔ اس کے بعد دعا ہوئی اور جلسہ برخاست ہُوا۔ اس اجلاس میں خدا کے فضل سے بہت حاضری تھی۔ عورتوں کے لئے پردہ کا انتظام تھا۔ دور کی جماعتوں کے اکثر و بیشتر احباب حاضر تھے۔ اِسی طرح متعدد عیسائی اور ہندو دوست بھی شامل ہوئے۔

اجتماعی کھانا

جلسہ سالانہ کے اختتام پر جماعت کی طرف سے اجتماعی کھانے کا انتظام کیا گیا تھا۔ چنانچہ یکم و دو اگست کی درمیانی رات کو بہت سے نوجوان اور انصار نے مل کر تقریباً ایک ہزار افراد کے لئے عمدہ کھانا تیار کیا۔ جو آخری اجلاس کے بعد احمدیہ کالج کے کمروں میں مردوں کو کھلایا گیا۔ اور مستورات نے لجنہ کے انتظام کے تحت مسجد کے ہال میں کھانا کھایا۔ تقسیم کا کام بفضلہ ڈیوٹی پر متعین خدام اور لجنات کی ممبرات نے بہت عمدگی سے انجام دیا۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔

بالآخر اللہ تعالیٰ کے حضور دُعا ہے کہ وہ اس للّٰہی جلسہ میں شامل ہونے والے تمام احمدی مردوں [illegible] کو اپنی جناب سے جزائے خیر عطا فرمائے اور جن دوستوں نے دن رات اس کی کامیابی کے لئے کام کیا اللہ تعالیٰ ان کی خدمات کو اپنے خاص فضل و کرم سے قبول فرمائے اور ہم سب پر رحم فرماتے ہوئے ہمیں زیادہ سے زیادہ خدمتِ اسلام کی توفیق اور مواقع میسّر فرماتا چلا جائے۔ آمین یا ارحم الراحمین۔

زکوٰۃ

(۱)۔ زکوٰۃ اسلام کا ایک اہم اور بنیادی رکن ہے۔

(۲)۔ ہر صاحبِ نصاب پر اس کی ادائیگی فرض ہے۔

(۳)۔ کوئی دوسرا چندہ زکوٰۃ کا قائمقام متصور نہیں ہو سکتا۔

(۴)۔ زکوٰۃ مومنوں کے مال کو پاک کرتی ہے۔

(۵)۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ارشاد کی رُو سے "زکوٰۃ" کی تمام رقوم مرکز میں آنی چاہئیں۔

تمام صاحبِ نصاب احباب کی خدمت میں گذارش ہے کہ جس قدر زکوٰۃ آپ کے ذمہ واجب الادا ہے اسے ادا کر کے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بنیں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو اس کی توفیق دے آمین۔

ناظر بیت المال (آمد) قادیان

درویش فنڈ

وہ خوش قسمت احباب جنہوں نے اپنے محبوب آقا کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے قدردانی اور محبت کے جذبات کے ساتھ اپنے درویش بھائیوں کی مدد فرمائی ہے اللہ تعالیٰ ان کے مال میں برکت دے آمین۔

درویش فنڈ کی تحریک تمام جماعتوں کو تعداد کے لحاظ سے اس ترمیم کے ساتھ گذشتہ سال بھجوائی جا چکی ہے کہ اہلِ ثروت احباب کے علاوہ باقی دوست بھی صرف ۱۲/- روپے سالانہ ادا کر کے اپنے امام کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اس مقدس تحریک میں شامل ہو سکتے ہیں۔

اُمید ہے کہ احبابِ جماعت جنہوں نے اس بابرکت تحریک میں حصہ لیا ہے اور مرکز میں اپنے وعدہ جات بھجوائے ہیں ان کی ادائیگی کے لئے جلد توجہ فرمائیں گے۔

ناظر بیت المال (آمد) قادیان

دعائے مغفرت

مکرم الحاج [illegible] شیخ حسن صاحب مرحوم یادگیری کی اہلیہ ثانی محترمہ رسول بی صاحبہ ایک لمبے عرصہ سے صاحبِ فراش رہ کر مورخہ ۲۳ جنوری کو اس دارِ فانی سے رحلت فرما گئیں۔ انّا للّٰہ وانّا الیہ راجعون۔ مرحومہ بہت نیک خاتون تھیں۔ سلسلہ سے بہت ہی محبت رکھتی تھیں۔ اور غرباء کا خاص خیال رکھنے والی تھیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کی مغفرت فرمائے اور اپنے قربِ خاص میں جگہ دے۔ اور جملہ پسماندگان کو اس صدمہ کے برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

خاکسار: بشارت احمد [illegible] جامعہ احمدیہ قادیان

وصایا!

نوٹ:— وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی شخص کو کسی وصیت پر کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر ہذا کو تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر اندر اطلاع دے۔

سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

وصیت نمبر ۱۳۸۰۹ - منکہ ڈاکٹر محمد عارف ولد مکرم محمد افتخار خان صاحب قوم پٹھان پیشہ طبی۔ عمر ۴۵ سال بیعت ۳۰ اکتوبر ۱۹۵۲ء ساکن محمد پور ڈاکخانہ کوڑھا۔ جگدیش پور۔ ضلع گونڈہ (یو۔پی) بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۳/۱۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جدی جائداد از قسم زمین زرعی جو ہم تین بھائیوں پر مشتمل ہے اس جائداد میں میرا حصہ جس کی اندازاً قیمت ایک ہزار روپیہ ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ میں کوشش کروں گا اپنی زندگی میں حصہ جائداد کی قیمت ادا کر کے رسید حاصل کر لوں۔ اس کے علاوہ میری کوئی اور جائداد نہیں۔ البتہ میرا گذارہ صرف اس جائداد پر نہیں۔ بلکہ ماہوار آمدنی پر ہے جو کنٹر یکٹری کی صورت میں یا طبابت کی صورت میں پیدا کرتا ہوں اس کی اندازاً ماہوار آمد ڈیڑھ سو روپیہ ہے۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں اور کوئی جائداد پیدا کروں یا میری آمدنی میں اضافہ ہوا تو اس کا بھی ۱/۱۰ حصہ ادا کرتا رہونگا نیز میری وفات پر جس قدر بھی ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ آمین۔

گواہ شد	العبد	گواہ شد
قریشی محمد شفیع عابد	ڈاکٹر محمد عارف احمدی ولد محمد افتخار خانصاحب مرحوم	بدرالدین احمد عفی عنہ ابن حضرت
موصی نمبر ۹۲۹۲ قادیان	ساکن محمد پور۔ پوسٹ کوڑھا جگدیش پور ضلع گونڈہ	مولوی سید اختر الدین احمد رضی اللہ عنہ
۲۰-۱۲-۶۹	(یو پی) حال نزیل قادیان ۲۰-۱۲-۶۹	قادیان موصی ۵۳۸۳ ۲۰-۱۲-۷۰

وصیت نمبر ۱۳۸۱۳ - منکہ خدیجہ بیگم اہلیہ ڈاکٹر عبدالحفیظ خان صاحب آف ویرووال ساکن قادیان ضلع گورداسپور۔ قوم راجپوت بھٹی پیشہ خانہ داری۔ عمر ۳۱ سال پیدائشی احمدی صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۱۵/۱/۷۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں اس وقت میری کوئی جائداد نہیں ہے۔ مبلغ دو ہزار روپیہ حق مہر بذمہ خاوند عبدالحفیظ خان صاحب ویرووال ہے۔ جو کہ اس وقت لاہور اور ربوہ بپتہ عارضی منزل مقیم ہے۔ علاوہ ازیں جو زائد آمد خاوند کی طرف سے ہو یا مرتے وقت جو میری جائداد ہوگی [illegible] م حصہ کی وصیت دسواں حصہ [illegible]

الامۃ: خدیجہ بیگم اہلیہ ڈاکٹر عبدالحفیظ خان ویرووال حال لاہور و عارضی منزل ربوہ پاکستان۔ ۱۵-۱-۷۱

گواہ شد ڈاکٹر عبدالحفیظ خان ویرووال عارضی منزل ربوہ خاوند خدیجہ بیگم موصیہ۔

گواہ شد بشیر احمد حافظ آبادی موصی نمبر ۱۰۶۱۹

پروگرام دورہ مکرم مولوی جلال الدین صاحب قمر انسپکٹر بیت المال

صوبجات یوپی۔ بہار۔ بنگال۔ اڑیسہ

احباب جماعت و عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ شمالی ہند کی اطلاع کے لئے تحریر ہے کہ مکرم مولوی جلال الدین صاحب قمر انسپکٹر بیت المال بغرض پڑتال حسابات و وصولی چندہ جات شمالی ہند کی مندرجہ ذیل جماعتوں کا مورخہ ۹/۲/۷۱ سے دورہ فرما رہے ہیں۔ اس لئے نظارت ہذا عہدیداران جماعت شمالی ہند سے درخواست کرتی ہے کہ وہ انسپکٹر صاحب موصوف کے ساتھ لازمی چندہ جات کے علاوہ درویشے فنڈ و نصرت جہاں ریزرو فنڈ کی وصولی میں کما حقہ' تعاون فرماویں اللہ تعالےٰ آپ سب کے ساتھ ہو۔

تاریخ رسیدگی سے وہ خود جماعتوں کو اطلاع دیں گے۔

بیجو پورہ۔ انبیٹہ۔ رڑکی پرقاضی۔ انچولی میرٹھ۔ دہلی۔ صالح نگر۔ ساندھن۔ جے پور ننگلہ گھنو۔ علی پور کھیڑہ۔ امروہہ۔ سردار نگر۔ بریلی۔ شاہجہانپور۔ لکھنؤ۔ کانپور۔ راٹھ۔ سکرا۔ مودھا۔ گونڈہ۔ فیض آباد۔ بنارس۔ بھدوہی۔ پٹنہ۔ آرہ۔ مظفر پور۔ اورین۔ مونگھیر۔ بھاگلپور۔ برہ پورہ۔ خانپور ملکی۔ بلاری۔ رانچی۔ سملیہ۔ جمشید پور۔ چائے باسہ۔ موسی بنی مائنز۔ جھو بھنڈار۔ کلکتہ۔ بھرت پور۔ ابراہیم پور۔ کیتھا۔ سندر پور۔ تانگرام۔ رائے گرام۔ سورو۔ بھدرک۔ کٹک ٹاؤن۔ او۔ ایم۔ پی۔ کرڈاپلی۔ پیکال۔ کوٹ پڑہ بھبنیشور۔ خوردہ۔ کیرنگ۔ نرگاؤں۔ مانکا گوڈہ۔ نیا گڑھ۔ سرلونیا گاؤں۔ سونگڑہ۔ پینڈرہ پاڑہ۔ غنجہ پاڑہ۔ بسنہ۔ رودڑکلہ۔

ناظر بیت المال (آمد) قادیان

قادیان میں عید کی قربانیوں کیلئے دوست جلد اطلاع دیں

حسب سابق امسال بھی عید الاضحیہ کے موقعہ پر بیرونجات کے احباب جماعت کی طرف سے قربانی کا جانور ذبح کرنے کا انتظام کیا جا رہا ہے۔ ایسا کرنے سے ایک تو آسانی کے ساتھ ان صاحب کے ذمہ کا فرض ادا ہو جاتا ہے اور ساتھ ہی قربانی کے گوشت سے قادیان میں مقیم احباب استفادہ کر سکتے ہیں۔ لہذا اس اعلان کے ذریعہ دوستوں کو مطلع کیا جاتا ہے کہ وہ اپنے لئے قربانی کے جانور کی رقم جلد از جلد مجھے بھجوا دیں۔ تاکہ انتظام میں سہولت رہے۔ اس وقت قادیان میں قربانی کے جانور کی قیمت کم از کم ۴۵ روپے ہے۔

امیر جماعت احمدیہ قادیان

پٹرول یا ڈیزل سے چلنے والے ٹرک یا کاروں

کے ہر قسم کے پرزہ جات آپ کو ہماری دکان سے مل سکتے ہیں۔ اگر آپ کو اپنے شہر یا کسی قریبی شہر سے کوئی پرزہ نہ مل سکے تو ہم سے طلب کریں۔

پتہ نوٹ فرمالیں

آٹو ٹریڈرز ۱۶ مینگو لین کلکتہ ۱

AUTO TRADERS 16 MANGOE LANE CALCUTTA-1

فون نمبرز 23-1652 23-5222 ｝ تار کا پتہ "AUTOCENTRE"

سپیشل گم بوٹ!

جن کے آپ عرصہ سے متلاشی ہیں!

مختلف اقسام، دفاع، پولیس۔ ریلوے۔ فائر سروسز۔ ہیوی انجینئرنگ۔ کیمیکل انڈسٹریز۔ مائنز۔ ڈیریز۔ ویلڈنگ شاپس اور عام ضرورت کے لئے دستیاب ہو سکتی ہیں!!

گلوب ربڑ انڈسٹریز

★ آفس و فیکٹری: ۱۰۔ پیر بھورام ۔ رکار لین۔ کلکتہ ۱۵ فون نمبر ۲۴-۳۲۷۲

★ شو روم: ۳۱/۱ نور جیٹ پور روڈ کلکتہ ۱ فون نمبر ۲۴-۰۴۰۱

★ تار کا پتہ: "Globe Export" گلوب ایکسپورٹ

خط و کتابت کرتے ہوئے خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔ (مینیجر)